ایڈیٹر:- برکاتِ احمد راجیکی
اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری
تواریخ اشاعت ۷-۱۴-۲۱-۲۸
شرح چندہ سالانہ چھ روپے فی پرچہ ۲ ر۰
جلد ۲ | ۲۸ ہجرت ۱۳۳۲ ہش / ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ / ۲۸ مئی ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۰

ربوہ مبارکہ:-
تازہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔ اور قرآن کریم کا درس باقاعدہ مسجد مبارک ربوہ میں فرما رہے ہیں ÷

اسلام کی حقیقت!

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اسلام کی حقیقت کسی میں تب متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کیلئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جائے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اس معطی حقیقی کو دی جائیں۔ اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ۔ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا علم اور اس کا حلم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور اس کا سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے لے کر پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس کے تابع ہوتے ہیں غرض یہ ثابت ہو جاوے کہ صدق قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۹-۶۰)

سکھ روزنامہ "اجیت" جالندھر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۵۳ء کی شائع کردہ ایک اہم خبر

"احمدی مسلمانوں کی طرف سے رواداری کی بے نظیر پیشکش"

"قادیان بذریعہ ڈاک) سردار امر سنگھ مینیجر گوردوارہ شہید گنج قادیان رقمطراز ہیں کہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے مقامی سنگھ سبھا کو ننکانہ صاحب کے اس خاص کنوئیں کا متبرک پانی (جل) پیش کیا گیا۔ جہاں سے گورو نانک صاحب اپنی زندگی میں پانی استعمال فرمایا کرتے تھے۔ یہ تحفہ مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین جو چند دن ہوئے ننکانہ صاحب سے ہوتے ہوئے قادیان آئے تھے اپنے ہمراہ لائے تھے۔ یہ متبرک پانی ان کو سردار ہزارہ سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی ننکانہ صاحب نے دیا تھا۔ اس متبرک عطیہ کے دینے کے لئے ایک خاص تقریب کا انعقاد گوردوارہ شہید گنج نزد ریلوے اسٹیشن قادیان میں ۷ بجے صبح کیا گیا۔ جس میں علاوہ بہت سے سکھ دوستوں کے احمدی احباب بھی ۵۰-۶۰ کے قریب شامل ہوئے گیانی لابھ سنگھ صاحب ممبر جنرل سکرٹری سنگھ سبھا نے گوردوارہ کے دروازہ پر احمدی دوستوں کا استقبال کیا۔ اور ایک مختصر سی تقریر میں گورو نانک صاحب اور رائے بلار کے محبت اور اخلاص کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ قادیان کے معزز افراد ان تعلقات محبت کو مضبوط کرنے کے لئے پے در پے سکھ بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور تعاون کا سلوک کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی انہوں نے کئی مواقع پر اپنے تعاون اور محبت کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ ان کے اچھے سلوک سے ہم تلخ باتوں کو جو تقسیم کے وقت ہمارے سامنے آئیں۔ بھولتے جاتے ہیں کچھ عرصہ پیشتر چند شرارت پسند لوگوں نے ہمیں احمدیہ جماعت کی طرف سے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور ہم حقیقتاً اس روادار اور صلح کل جماعت سے بدظن رہے۔ لیکن اب اس جماعت کو قریب سے دیکھنے سے اور اس سے پریم بڑھانے سے معلوم ہوا ہے کہ اس جماعت کے لوگ بہت ہی با اخلاق اور روادار ہیں۔ اور بڑے بلند خیال کے مالک ہیں۔ امید ہے کہ ایسے لوگوں سے ہی دوبارہ محبت اور سلوک پیدا ہوگا۔ اور آپس میں جھگڑا اور فساد مٹ جائے گا۔

آپ نے تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ سنگھ سبھا کا ارادہ تھا کہ اس موقع پر منادی کرا کر قادیان اور ارد گرد دیہات سے کثرت سے لوگوں کو اکٹھا کر کے ایک بھاری اجتماع کیا جائے۔ لیکن چونکہ چوہدری کرم الٰہی صاحب آج ہی واپس جا رہے ہیں اسلئے بر وقت انتظام نہیں ہو سکا جس کا افسوس ہے۔ گیانی جی تقریر کے بعد چوہدری ظفر صاحب نے مختصر الفاظ میں ننکانہ صاحب میں رہنے والے سکھ بھائیوں کا پیغام محبت پہنچایا۔ اور ان کے حالات بتائے۔ آپ نے تقریر میں یہ بھی کہا۔ کہ احمدیہ جماعت تمام مذاہب کے بزرگوں اور اوتاروں پر ایمان رکھتی ہے اور ان کی عزت کرنا فرض خیال کرتی ہے۔ لہٰذا احمدیہ جماعت کے مبلغین کے ذریعہ آج گورو نانک صاحب کا نام اور احترام یورپ امریکہ اور افریقہ کے علاقوں جہاں کبھی کسی سکھ پرچارک کو جانے کا موقعہ نہیں ملا پھیل رہا ہے۔ اسکے بعد وہ متبرک پانی گیانی صاحب کو پیش کر دیا۔ گیانی جی نے تمام سکھوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور تقریب ختم ہوئی۔"

مردم شماری سنہ ۱۹۵۱ء

سنہ ۱۹۵۱ء میں حکومت ہند کے زیر انتظام ملک کی جو مردم شماری کرائی گئی ہے اس کے اعداد و شمار شائع ہو گئے ہیں۔ ان اعداد و شمار کی رو سے مختلف قوموں کا تناسب آبادی مندرجہ ذیل ہے:-

ہندو	=	۸۴٫۹۹	فی صدی
مسلمان	=	۹٫۳۳	"
سکھ	=	۱٫۷۴	"
عیسائی	=	۲٫۳۰	"
جینی	=	۰٫۴۵	"
بدھ	=	۰٫۰۶	"
پارسی	=	۰٫۰۳	فی صدی

بعض صوبہ جات اور ریاستوں میں مسلمانوں کی آبادی مندرجہ ذیل ظاہر کی گئی ہے۔

نام صوبہ		تعداد مسلمانان
یوپی (اترپردیش)		۹٬۰۲۸٬۹۲
بہار	=	۴٬۵۶۴٬۴۶۶
اڑیسہ	=	۱۷۶٬۳۳۸
مغربی بنگال	=	۴٬۹۲۷٬۱۲۳
آسام	=	۱٬۹۹۶٬۴۵۶
مدراس	=	۴٬۵۳۸٬۱۳۶
بمبئی	=	۲٬۹۰۶٬۸۸۷
مدھیہ پردیش	=	۸۰۰٬۷۸۱
پنجاب (مشرقی)	=	۲۲۹٬۰۸۰
میسور	=	۶۹۸۸۲۱
حیدر آباد	=	۲٬۲۰۶٬۱۸۲
پیپسو	=	۵۵٬۹۱۳
دہلی	=	۹۹٬۵۰۱
بھوپال	=	۱٬۲۸٬۶۷۲

درخواست دعا۔ مکرم شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ کافی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز ان کی بیٹی مکرمہ فرخندہ اختر صاحبہ ایم۔ اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

بھائی عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے راما آرٹ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ایک نہایت پر مسرت خبر

بزرگان سلسلہ کی رہائی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی بذریعہ تار مورخہ ۲۵-۵-۵۳ اطلاع فرماتے ہیں کہ:۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جن کو مارشل لاء کے احکام کے تحت قید و جرمانہ کی سزا دی گئی تھی، خدا تعالیٰ کے فضل سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کو یہ علم ہے کہ یہ دونوں بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشندہ ستارے محض اس لئے گرفتار کئے گئے تھے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے تذکرہ سے ایک سنگین جوان کو بوجہ لائسنس دار کارخانہ دار ہونے کے ایک فوجی محکمہ نے بطور نمونہ کے مال تیار کرنے کے لئے بھجوائی تھی۔ اور وہ اس کو معائنہ کر رہے تھے۔ برآمد ہوئی فوجی عدالت نے باوجود اس کے کہ فوجی محکمہ کے کاغذات بھی عدالت میں پیش کر دیئے گئے سزا دے دی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی بیگم صاحبہ کو سالہا سال پیشتر بوقت شادی ان کے والد محترم حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ نے جہیز میں ایک سنہری خنجر جو خاندانی نشانی تھا دیا۔ یہ سنہری خنجر صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ کے زیورات کے ٹرنک میں لمبے عرصہ سے پڑا ہوا تھا اس خنجر کو جو اسلحہ ایکٹ سے بھی آزاد تھا۔ برآمد کر کے آپ کو سزا دی گئی۔

ہم بزرگان سلسلہ کی اس پُر مسرت رہائی پر اللہ تعالیٰ کا خاص شکر ادا کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ، حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی، صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد سلمہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے افراد کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"رہا گو سفندان عالیجناب" کو

بھی شان سے پورا کیا ہے۔

اخبار بدر کا داخلہ مغربی پنجاب میں بند ہو گیا

نہایت افسوس سے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے کہ حکومت مغربی پنجاب (پاکستان) نے بعض مصالح کی بنا پر جس کو وہ ہی بہتر سمجھتی ہے۔ اخبار بدر کا داخلہ صوبہ پنجاب میں بند کر دیا ہے۔ لہٰذا اس حکم کے قیام تک مغربی پنجاب کے خریداروں کو اخبار نہیں بھجوایا جا سکے گا۔

اس بارہ میں افسران متعلقہ کے ذریعہ سے مناسب رنگ میں یہ پابندی اُٹھانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اس روکوں کو اُٹھا دے اور پوری وسعت کے ساتھ اشاعتِ دین کا موقعہ میسر فرمائے۔ (مینیجر)

مجوزہ پروگرام اور احباب جماعت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور نمائندوں سے مشورہ کرنے کے بعد یہ طے پایا تھا کہ یو۔پی، حیدرآباد، بمبئی، بنگال کے صوبے سے ایک ایک طالب علم مبلغین کلاس کے لئے دیں گے۔ اور اس کے جملہ اخراجات بھی خود برداشت کریں گے۔ ورنہ کم از کم ایک طالب علم کے اخراجات تو ضرور برداشت کریں گے۔

قبل ازیں انفرادی چٹھیوں کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے کہ سال کا قریباً نصف حصہ گذر چکا ہے مگر کسی بھی صوبے کی طرف سے نہ تو طالب علم کے بھیجنے اور نہ ہی اخراجات ادا کرنے کے وعدہ کی اطلاع آئی ہے۔ یہ سکیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے جلسہ سالانہ کے پیغام کی روشنی میں تیار کی گئی تھی۔ اور حضور نے اس پیغام میں جماعتہائے ہندوستان کے لئے اس سال چند مبلغ تیار کرنے کا پروگرام بیان فرمایا تھا۔ پس تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور انچارج مبلغین سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد باہمی مشورہ کرنے کے بعد دفتر ہذا کو اپنے وعدوں سے اطلاع دیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

قیام ماہِ صیام

نتیجۂ فکر جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری

اُٹھو احمدیو سحر ہو رہی ہے
یہ دنیا اِدھر کی اُدھر ہو رہی ہے

اُٹھو رحمتِ حق قریب آ رہی ہے
کِسی کی دعا کارگر ہو رہی ہے

شبِ تار کٹنے لگی رنج و غم کی
وہ صبح فلق جلوہ گر ہو رہی ہے

اُتر آیا ذی العرش زیریں فلک پر
صدائے کرم مشتہر ہو رہی ہے

مری غفلتوں پر خفا تھے مگر اب
جو ترچھی تھی سیدھی نظر ہو رہی ہے

سزا کے عوض بخششیں بٹ رہی ہیں
خطاؤں سے اب درگزر ہو رہی ہے

شبِ قدر ہے مانگنا جو ہے مانگو
یہ عمرِ رواں مختصر ہو رہی ہے

بہ عجلت الٰہی مٹا داغِ ہجرت
یہ کیوں وصل میں دیر تر ہو رہی ہے

خلیلؔ حزیں کی خدایا خبر لے
بہت اس کی حالت دگر ہو رہی ہے

ضروری تصحیح

۲۱ مئی کے پرچہ میں صٓ پر افکار و آراء میں کالم نمبر (۱) پر ڈاک خانہ کی ہندی "ڈاک کاریالیہ" کی جگہ پر "ڈاک کریالیا" اور بھیجنے والے کی ہندی "پریشک" کی جگہ "پرا اپتا کرتا" اور پانے والے کی ہندی "پرا اپتا کرتا" کی جگہ "پریشک" غلطی سے لکھا گیا ہے۔ دوست تصحیح فرمالیں۔

والسلام

خاکسار سید شہامت علی واقف زندگی

(متعلم جامعۃ المبشرین قادیان)

جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی میونسپل انتخابات میں کامیابی

یہ اطلاع خوشی سے شائع کی جاتی ہے کہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان جو میونسپل انتخابات میں وارڈ نمبر ۳ میں بطور امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کل ۷۲۵ ووٹوں میں سے ۲۷۲ ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہوئے۔ مقابل پر دو اور امیدوار بھی تھے جنہوں نے ۲۴۸ اور ۴۵ ووٹ حاصل کئے۔

اگرچہ مخالفت بے حد تھی۔ اور موجودہ غیر معمولی حالات میں کامیابی کی بہت کم امید کی جا سکتی تھی لیکن تاہم خدا کے فضل سے جن کو حضرت اقدس ایدہ اللہ کی دعائیں خاص طور پر کھینچنے کا باعث بنیں احمدیہ نمائندہ کو کامیابی ہوئی ——— انتخابات کے نتیجہ سے تقریباً ایک ماہ قبل جب نظارت امور عامہ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں نامساعد حالات کی وضاحت کرتے ہوئے رپورٹ کی گئی۔ تو حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے اس پر تحریر فرمایا کہ:۔ "اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور فرمائے گا" اس فقرہ میں ایک طرف دعا تھی۔ اور "فرمائیگا" کے الفاظ میں عظیم الشان پیشگوئی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو نامساعد حالات میں پورا کر کے مومنوں کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

لیلۃ القدر کی تلاش!

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ چند روز تک شروع ہونے والا ہے۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ جو حضور نے ۱۹ راپریل ۱۹۲۶ء میں فرمایا۔ احباب جماعت کے فائدہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے اور اس آخری عشرہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس کے اندر ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہے۔ اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں۔ وہ دیتا ہے۔ اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے۔ اور آپ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں

اسے تلاش کرو۔ گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتلا چکا ہوں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ رات بالعموم آخری عشرہ رمضان میں آتی ہے۔

اس رات کے برکات

بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کئے ہیں۔ اور اپنی روحانی آنکھوں سے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے۔ جو انوار ایک دم میں تاریک دن کو نورانی بنا دیتا ہے۔ اور متفکر انسان کو تمام دنیا میں

سب سے زیادہ خوش

کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کے لئے بھی خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے۔ جو آدمی جو کچھ بھی مانگے وہ اسے مل جاتا ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر دین کے معاملہ میں امن جاتا اٹھ جاتا ہے۔ اور لیلۃ القدر اس

دعائے گنج العرش

کی طرح سمجھی جاتی ہے جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ وہ ایسی دعا ہے۔ جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے۔ اور پھر ایسی دعا کا پتہ بھی چور کے ذریعہ لگا ہے۔ نہ کسی ولی اور بزرگ کے ذریعہ کہتے ہیں۔ ایک چور تھا جس نے کئی خون کئے بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ لیکن جب جلاد اسے قتل کرنے لگے۔ اور اس کی گردن پر کئی تلوار کے وار کئے۔ تو اسے ذرا بھی گزند نہ پہنچی۔ اور ذرا بھی گردن نہ کٹی۔ اس پر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ تلواریں اس کی گردن نہیں کاٹ سکتیں بادشاہ نے کہا کہ اگر اس کی گردن ایسی ہی ہے۔ کہ تلواروں سے نہیں کٹ سکتی۔ تو اسے پھانسی دے دو۔ لیکن جب پھانسی پر چڑھایا گیا۔ تو پھانسی بھی کوئی اثر نہ کر سکی۔ اس کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی۔ تو اس نے کہا کہ اچھا آگ میں ڈال دو۔ مگر آگ نے بھی اس کا کچھ نہ بگاڑا۔ پھر کہا گیا کہ اسے اونچے پہاڑ پر سے گرا دو۔ لیکن پہاڑ پر سے گرتے پر وہ اس طرح لڑھکتا ہوا نیچے آ پہنچا۔ گویا کھیل رہا ہے۔ پھر کہا گیا اسے وزنی پتھر باندھ کر پانی میں پھینک دو۔ لیکن جب پھینکا گیا تو وہ پانی پر اس طرح تیرنے لگا۔ جس طرح کارک تیرتا ہے۔ آخر بادشاہ نے اسے اپنے پاس بلا کر کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ کہ ہم نے تمہیں چور سمجھ کر سزا دینی چاہی تم تو بڑے

باکرامت انسان

ہو۔ اس نے کہا ہوں تو میں چور ہی۔ مگر بات یہ ہے کہ میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ جتنے انبیاء گذر چکے ہیں ان کی نیکیوں کے برابر نیکیاں ایک دفعہ اس کے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہیں اسی طرح خواہ کوئی کتنے گناہ کرے ایک دفعہ اس کے پڑھ لینے سے سب دور ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یہی وہ دعا پڑھ کر تا ہوں۔

تو نادانوں کی یہ دعا نکالی ہوئی ہے۔ اگر لیلۃ القدر بھی اسی طرح کی ہو۔ کہ خواہ کوئی ڈاکہ ڈالے، چوری کرے، قتل کرے، انبیاء کو گالیاں دے۔ شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرے۔ لیکن اس رات دعا مانگ لے۔ تو

انبیاء کی دعائیں

رد ہو جائیں مگر اس کی دعا رد نہ ہو گی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پھر کسی کو نیک اعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص اس رات یہ دعا مانگ لے کہ میں جو چاہوں کروں لیکن جاؤں جنت کے سب سے اعلےٰ مقام میں اور اعلےٰ درجہ میں۔ اور یہ دعا ضرور قبول ہونی ہے۔ تو پھر خواہ وہ کچھ کرے جنت میں ہی جائے گا۔ مگر یہ بات

اسلام کی تعلیم

اور اسلام کے منشاء کے قطعاً خلاف ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس رات میں ایک خاص گھڑی ہوتی ہے۔ جبکہ برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور خصوصاً جمعہ کی رات کو اس سے بڑا تعلق ہے اور اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس گھڑی میں خواہ کوئی دعا کی جائے۔ خدا تعالےٰ کو ضرور منظور کرنی پڑتی ہے اور وہ اسے رد نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کے لئے کچھ حد بندی کرنی پڑے گی۔ جس کے ماتحت اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ حد بندیاں کیا ہیں۔ وہی ہیں جو شفاعت کے متعلق ہیں۔ یعنی ایک ایسا شخص جو کوئی ایسی چیز مانگتا ہے۔ جو

خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت

دی جا سکتی ہے۔ لیکن بعض عارضی روکیں پیدا ہو گئی ہیں جو امکان قدرت سے تعلق نہیں رکھتیں یا اس انسان کے درجہ سے تعلق نہیں رکھتیں۔ وہ ایسے موقعہ پر مانگے گا۔ تو اسے مل جائے گی۔ ورنہ اگر اس کا یہ مطلب ہو کہ

خواہ کوئی کچھ کرے

جو دعا بھی اس وقت مانگے وہی قبول ہو جائیگی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص رمضان کے پہلے بیس روزے نہ رکھے۔ نہ نمازیں پڑھے۔ نہ کوئی اور نیک کام کرے۔ لیکن جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو۔ تو مغرب کی نماز کے بعد سے کر صبح کی نماز تک دعا مانگتا رہے۔ اور دن کو سو جائے۔ نہ ظہر کی نماز پڑھے نہ عصر کی۔ پھر رات کو یہ دعا مانگنا شروع کر دے کہ میں جو چاہوں کرتا رہوں مجھ سے کوئی باز پرس نہ ہو۔ اور میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام پر جنت میں رکھا جاؤں۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا لیکن ان حدیثوں کا

لیلۃ القدر کے متعلق

آئی ہیں۔ وہ یہی معنی ہوتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہونی ممکن ہو۔ مگر عارضی روکوں کی وجہ سے چل نہ سکتی ہو۔ اور یہ درست ہے کہ انبیاء کی ایسی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ ان کی وہی دعائیں نامنظور ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے قانون یا خاص تقدیر کے مقابلہ میں پڑتی ہیں اور انبیاء کو اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ ورنہ جو ایسی نہیں ہوتیں وہ قبول کی جاتی ہیں۔ اور کبھی رد نہیں کی جاتیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات

انبیاء کے منہ سے نکلے ہوئے فقرے

اس صفائی کے ساتھ پورے ہو جاتے ہیں کہ لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ انہیں کیسی قانون قدرت پر تصرف حاصل ہے۔ لیکن وہ اہم امور جو خاص قدرتوں کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور جن کے متعلق خدا تعالےٰ کا قانون اور رنگ میں جاری ہوتا ہے ان کے متعلق نہ صرف یہ کہ انبیاء کے منہ سے نکلی ہوئی وہ قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ مہینوں اور سالوں کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تو بھی منظور نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انبیاء اور مقربین کی دعائیں ان کی

محبت اور پیار

کی وجہ سے سنتا ہے۔ مگر محبت اور پیار کی وجہ سے خدائی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دعائیں جو اس کے قانون قدرت یا خاص تقدیر کے خلاف ہوں انہیں قبول نہیں کرتا۔

پس رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی بعض حد بندیوں کے ماتحت آئے گا۔ اور جب یہ بات تسلیم کی جائے گی۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اس عشرہ میں آنے والی خاص گھڑی سے وہی فائدہ اٹھائے گا جس کے دوسرے اعمال بھی اچھے ہونگے۔ اور جو دوسرے ایام بھی اپنے اندر صلاحیت رکھتا ہوگا یعنی وہی اس سے فائدہ اٹھائے گا جو اپنے

ایمان کی رُو سے

اس کا مستحق ہوگا۔ پھر یہ حد بندی لگانے پر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ جس کو اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے بھی دی گئی ہے۔ کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے۔ بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے۔ پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ بلکہ پہلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں۔ جس نے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے اس کے لئے لیلۃ القدر ہوگی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ

اشارہ ہے جس سے

ابتدائی ایام نیکی میں

گذرے ہیں۔ اس کے ابتدائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اس کے لئے فضل نازل کرنے کا خاص موقعہ رکھتا ہے۔ پس لیلۃ القدر میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر انسان اپنی زندگی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے۔ تو اس کی ابتدائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صرف کرائے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے

طاقت کے ایام میں

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس وقت جبکہ بڑھاپے کی وجہ سے اور کمزور ہو جانے کے باعث خدا تعالیٰ کی خاطر جسمانی اور مالی قربانی نہ کر سکے گا۔ خدا تعالیٰ خود اس سے کرائے گا

پس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جس لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ دراصل انسان کے انجام کی طرف اشارہ ہے۔ اگر ایک انسان نے متواتر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی۔ اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی تو جب اس پر ایسا زمانہ آئے گا۔ جب وہ اپنی ناطاقتی کی وجہ سے خدمت دین میں حصہ نہ لے گا۔ تو خدا تعالیٰ خاص طور پر اس کی مدد فرمائے گا۔ اور اس کی باتوں میں اثر پیدا کر دے گا۔ جو دوسرے کے کاموں میں بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے

اپنی ساری عمر

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں خرچ کر دی۔ اور دوسرے ابھی امتحان میں ہیں۔ نہ معلوم ان کا کیا نتیجہ ہو۔ پس لیلۃ القدر اس طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ ایک انسان جس نے اپنی ساری عمر خدا تعالیٰ کی رضا اسلام کے دین کی خدمت میں صرف کر دی۔ تو کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب جہاد کے لئے نہیں جا سکے گا۔ یا مالی قربانی نہیں کر سکے گا۔ اس وقت اس کے دل میں جو نیک ارادے پیدا ہوں گے۔ ان کا بھی اس کو اتنا ثواب ملے گا۔ جو جوانوں کو ان کے کاموں کا نہیں ملے گا۔ کیونکہ اُن کی زندگی کی تو ابھی ابتداء شروع ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی زندگی اور قویٰ خرچ کر کے انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ پس

لیلۃ القدر یہ اک جاتی ہے

کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والوں کے انجام کی خوبی کی طرف توجہ کرتی ہے مگر دوسری طرف اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی کا انجام اچھا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا۔ کہ اس کی ابتداء بھی اچھی نہ تھی۔ اور اس کی ابتدائی خدمات نیک نیتی اور خلوص پر مبنی نہ تھیں۔

پس لیلۃ القدر سے یہ سبق لے سکتے ہیں۔ اول یہ کہ جو انسان خلوص اور نیک نیت کے ساتھ ابتداء سے کام کرے گا۔ اس کا انتہاء اچھا ہوگا۔ اور دوئم یہ کہ اگر کسی کے لئے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ گو اس کا پہلا زمانہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا۔ مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے۔ کہ جن کی وجہ سے اس کی خدمات قبول نہ ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔

ان دو سبقوں کے ماتحت دوستوں کو صرف رمضان میں ہی نہیں اور نہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی

لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہیئے

اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لئے ایسے سامان مہیا کرنے چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ وہ زندگی کے پہلے ایام میں تو کام کریں۔ لیکن

انجام کے وقت

جب ان میں کام کرنے کی طاقت نہ رہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل نہ ہو۔ جو اپنے محبوب بندوں کو دیتا اور جو بخشش کے طور پر اس کی طرف سے ملتی ہے۔ اس وہ اپنا خاص فضل نازل کرے۔ اور اپنی برکات کا وارث بنائے۔ یہی سبق ہے جو خدا تعالیٰ نے لیلۃ القدر سے مومنوں کو دیتا ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے

کہ ہم رمضان کی لیلۃ القدر سے بھی فائدہ اٹھائیں اور انسان کی زندگی کی جو لیلۃ القدر ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوں۔ اور ہمارا آخری انجام اسی طرح ہو۔ جس طرح لیلۃ القدر کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد علاقہ دکن کے تربیتی انتظامات

درس القرآن

مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن حسب ذیل حلقہ جات میں قرآن شریف کا درس دیتے ہیں۔ (علاوہ روزانہ انفرادی تبلیغ کے)

۱۔ حلقہ نئے پلی جدید۔ بروز جمعہ بعد نماز مغرب بمکان محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ
۲۔ حلقہ چشتی چمن و ملال کوچہ۔ بروز جمعرات بعد نماز مغرب بمکان رشید جارڈی بیڑی فیکٹری۔
۳۔ حلقہ سعیدہ آباد۔ بروز بدھ بعد نماز مغرب بر مکان مولوی مومن حسین صاحب
۴۔ حلقہ شکر گنج۔ بروز سوموار بعد نماز مغرب بر مکان سید حسین صاحب ذوقی

۵۔ حلقہ افضل گنج احمدیہ جوبلی ہال ہر روز بعد نماز فجر درس القرآن

۶۔ جلسہ خدام الاحمدیہ سکندرآباد۔ بروز اتوار ۱۰ بجے تا ۱۱ بجے تربیتی تقریر بہ نگرانی جلسہ
۷۔ ہر ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام احمدیہ جوبلی ہال زیر نگرانی مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد جلسہ عام منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف موضوع پر علاوہ مبلغ سلسلہ کے دوسرے احباب جماعت کی تقریریں ہیں۔
۸۔ رمضان المبارک کے لئے اس پروگرام کے علاوہ خصوصی انتظام مولوی حکیم محمد الدین صاحب ہی کے سپرد ہے۔

درس القرآن ہر روز ۳ تا ۵ بجے بمقام احمدیہ جوبلی ہال۔
تربیتی کلاس بمقام احمدیہ جوبلی ہال ۸ تا ۸½ بجے دن
تربیتی کلاس بمقام احمدیہ جوبلی ہال ۹¼ تا ۱۰ بجے شب
نماز تراویح ۸½ بجے شب بمقام احمدیہ جوبلی ہال
نماز تہجد با جماعت ۳ تا ۳¾ رات بمقام احمدیہ جوبلی ہال۔

اسکے علاوہ

حلقہ بی بی بازار حیدرآباد میں درس القرآن و نماز تراویح مولوی فضل الدین صاحب مبلغ سلسلہ کے سپرد ہے۔

درس القرآن بمقام چنتہ کنٹہ ہر روز صبح درس قرآن اور تعلیمی کلاس کا کام مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ کے سپرد ہے جو بعد فیصل آباد چنتہ کنٹہ میں بہ غرض تبلیغ مقیم ہیں۔ اس کے علاوہ رمضان مبارک کے لئے بغرض پروگرام درس قرآن اور نماز تراویح و تہجد انفرادی رکھا گیا ہے۔

درس القرآن بمقام سکندرآباد:۔ علاوہ ہمیشہ کے پروگرام مقررہ کے درس القرآن خصوصی رمضان المبارک میں ۵ تا ۵½ حضرت عرفانی صاحب دیتے ہیں۔ اور نماز تراویح ایک دن میر الدین صاحب اور ایک دن سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے پڑھاتے ہیں۔

درس القرآن و الحدیث جماعت احمدیہ یادگیر

علاوہ ہمیشہ کے پروگرام مقررہ کے رمضان المبارک میں مولوی سراج الحق صاحب مبلغ سلسلہ جو ان دنوں یادگیر میں ہیں۔ روزانہ صبح بعد نماز فجر حدیث کا درس دیتے ہیں۔ اور بعد نماز عصر ایک سپارہ قرآن کا ترجمہ و تفسیر بیان کرتے ہیں۔
تراویح ۔ مولوی عبدالقادر صاحب امام الصلوٰۃ پڑھاتے ہیں۔
نماز تہجد:۔ کبھی با جماعت کبھی انفرادی کا انتظام ہے۔

امتحان میں کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے اس سال عثمانیہ یونیورسٹی سے بی ایس سی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے الحمدللہ۔ تمام بزرگوں اور دوستوں کا شکریہ جنہوں نے خاکسار کی کامیابی کیلئے دعا کی نیز تمام بزرگوں سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی دوسری دینی اور دنیوی ترقی کیلئے دعا کریں۔ خاکسار خورشید عالم

رمضان المبارک اور دعا

(از جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل دفری ٹاؤن مغربی افریقہ)

روزانہ ہی دنیا میں ہزارہا قسم کے انقلابات ہو رہے ہیں۔ جو سوچنے اور سمجھنے والوں کے لئے صدعبرت کا سامان ہیں۔ لیکن افسوس انسان ہے کہ کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ روزانہ لاکھوں کروڑ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور مر رہے ہیں۔ شاہ سے گدا اور گدا سے شاہ بن رہے ہیں۔ یہ سب قرب قیامت کے واضح آثار ہیں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت نہ آئے گی۔ جب تک ہرج زیادہ نہ ہو جائے۔ عرض کیا۔ ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قتل۔ ناظرین غور فرما دیں۔ کس قدر قتل ہوئے اور کتنے ہو رہے ہیں۔ کہ دنیا کی نازک حالت" نصف صدی پہلے کا الہام الٰہی کس شان سے پورا ہو رہا ہے۔

(۲) پھر آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی طرح فتنے ہوں گے۔ ایک آدمی صبح کو مومن ہوگا۔ مگر شام کو کافر ہوگا۔ ایک آدمی شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا۔ اور کئی اپنا دین دنیا کے مال کی خاطر بیچ دیں گے۔ کیا ایسا مرج نہیں ہو رہا ہے کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(۳) پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اُمتیں ایک دوسرے کو تم سے لڑنے کے لئے بلائیں گے۔ جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو کھانے کے برتن کی طرف بُلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا کہ ہم اس دن تھوڑے ہوں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن تمہاری حالت سیلاب کے کوڑے کی طرح ہوگی اور اللہ تعالےٰ تمہاری کمزوریوں کی وجہ سے دشمنوں کے دلوں سے تمہارے خوف کو نکال دیا ہوگا۔ اور تمہارے دلوں میں وھن ہوگا۔ عرض کیا گیا وھن کیا چیز ہے آپؐ نے فرمایا۔ دنیا کی محبت اور موت سے ڈرنا۔

(۴) اُمت محمدیہ کا ۷۳ فرقوں میں تقسیم کیا جانا اور سب کا سب دوزخی ہونا سوائے ایک ناجی

(۵) پھر اسلام کا برائے نام اور قرآن کے صرف الفاظ مسجدوں کا ہدایت سے خالی علماء کا آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونا۔

(۶) عورتوں کی حکومت ہونا وغیرہ بے شمار صحیح احادیث ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعودؑ برحق صادق من اللہ اور آپؑ کا سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ عقلمند وہ ہے جو مصیبت سر پر آنے سے پہلے نصیحت حاصل کرے نہ کہ بعد میں پچھتاوے۔ اس زمانہ کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ نفوس جن کو اللہ تعالےٰ ان مبارک ایام میں روزہ رکھنے کی سعادت نصیب کرتا ہے۔ اور روزہ رکھ کر وہ اپنا اکثر وقت یاد الٰہی ذکر اللہ اور دعاؤں میں گذارتے ہیں کیونکہ یہ دن نہایت ہی انقلابات کے دن ہیں۔ دعا کرنے کی فضیلت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں:۔

(۱) "دعا میں اللہ تعالےٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا۔ دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے"

(۲) فرمایا کرتے تھے۔ اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانا پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ اور اصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے۔

(۳) فرمایا کرتے تھے دعا ایک علاج ہے۔ جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔

(۴) فرمایا کرتے تھے۔ نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے جوش پیدا ہوتا ہے۔ نماز کے اندر ہر موقع رکوع سجود و تسبیح کے بعد بہت دعائیں کرو۔

(۵) فرماتے ہیں۔ دعا۔ دعوت کے معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا جس طرح کوئی مصیبت میں لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔

(۶) حضور نے فرمایا۔ نماز اصل میں دعا ہی ہے۔ اگر انسان کا نماز میں دل لگے۔ تو پھر ہلاکت کے لئے تیار ہو جائے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ گویا خود ہلاکت کے نزدیک جاتا ہے۔

(۷) میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمن کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی۔ اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور جس قدر دعا میں بخل کرے گا۔ اسی قدر اللہ کے قرب دور ہوتا جائے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے۔ جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان کمزور ہے

رمضان اور دعا لازم ملزوم چیزیں ہیں۔ اس لئے مختصراً عرض کیا گیا ہے۔ امید واثق ہے کہ احباب کرام خاکسار اور خاکسار کے بیوی بچوں کو اپنی شبانہ روز دعاؤں میں ہرگز نہ بھولیں گے۔ کیونکہ ہم سب بیمار ہیں۔ بے وطن ہیں بے یار و مددگار ہیں۔ اسی طرح سے ہماری جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے کل افراد کی روحانی ترقی کیلئے اور ہم سب کا انجام بخیر ہونے اور راضی برضا رہنے کے لئے اور مشن ہذا کے لئے جلد پریس خریدنے اور احمدیہ سکول اور ہسپتال اور مکمل لائبریری بنانے کے لئے دعا کی بے حد ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے مخالفین کی آنکھیں کھولے اور وہ جلد حق کو قبول کر کے تمام جہان کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ ہم سب کی ساری دلی مرادیں اور دعائیں پوری ہوں۔ اور اسلام اور قرآن کریم کی حکومت قائم ہو جائے۔ اور باری تعالےٰ ہمارے جان سے پیارے خلیفہ برحق کو لمبی سے لمبی عمر عطا فرماوے۔ وکسر الصلیب یکسر آمین ثم آمین

احتجاج

بمبئی کے ایک اخبار کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ حال ہی میں امریکہ کے ایک رسوائے زمانہ مصنف ہنری تھامس نے مذہبی راہنماؤں کی سوانح حیات Living Biographies of Religious Leader کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں حضور سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے علاوہ امہات المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہن پر نہایت ہی جاہلانہ اور رکیک حملے کئے گئے ہیں۔ جن کا نقل کرنا بھی ہمارے لئے ناممکن ہے۔ ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلآزار کتاب کس قدر لغو۔ بے بنیاد اور سخت نامعقول الزامات پر مشتمل ہے۔ اور شائد اس مصنف کو یہ خیال ہی نہیں۔ کہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق سراسر غلط بیانی سے نہ صرف دنیا کے ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں اس کا ردعمل خطرناک ہوگا۔ بلکہ شرافت کے تمام اصولوں کے خلاف ہے۔ کہ کسی قوم کے پیشوایان مذاہب کے بارے میں ایسی بے ادبی کا اظہار کیا جائے۔ دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام اقوام کے بزرگوں کو عزت سے یاد کریں۔

ہم ایسی کتاب کی اشاعت پر سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ کی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ جمیع مسلمانانِ عالم کے مذہبی جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنے اچھے اخلاق اور امن پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کتاب کو فوراً ضبط کرے۔ اور مصنف کی صحیح معنوں میں گوشمالی کرے۔ کہ اس نے امریکہ جیسی جمہوری ریاست میں رہتے ہوئے حق و انصاف سے دور ہٹ کر عالم اسلام کی دلآزاری کے سامان کیوں پیدا کئے۔ بالخصوص اس موقعہ پر جبکہ اس ملک کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس ممالک اسلامیہ کی دوستی اور تعاون حاصل کرنے کے لئے مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور آج ہی پاکستان آرہے ہیں۔ ہم ان سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ ذاتی طور پر ہمارے مطالبات میں دلچسپی لیں۔ اور اپنی حکومت کو اس طرف فوری توجہ دلائیں۔ یقیناً ان کا یہ اقدام نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے خیرسگالی کا بہترین مظاہرہ اور ان کا تعاون حاصل کرنے کا کامیاب ذریعہ ہوگا۔ اور ان لوگوں کی نظروں میں بھی امریکہ کی حکومت کا وقار بڑھے گا۔ جن کے نزدیک مذہبی راہنماؤں کا احترام نہ صرف اخلاق کا اولین تقاضا ہے۔ بلکہ عالمی امن کی بنیادیں بھی اس پر استوار کی جاسکتی ہیں۔

ہفت روزہ بدر ۲۸ مئی ۱۹۵۳ء

بابرکت ماہِ صیام

رمضان المبارک کا مہینہ نصف کے قریب گذر چکا ہے۔ یہ مہینہ امتِ مسلمہ کے لئے خاص طور پر برکات و انوار کے نزول کا باعث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس مبارک مہینہ میں جو مسلمان پوری شرائط اور خلوص کے ساتھ روزے رکھتا ہے۔ اس کے لئے جنت اور رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ اور اس مہینہ میں شیطانی تحریکات کے لئے رستے مسدود ہو جاتے ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس مہینہ میں ایک ایسی بابرکت رات آتی ہے جس سے اگر فائدہ اُٹھایا جائے تو وہ ایک ہزار مہینہ سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ اور جو شخص اس رات کی برکات و فیوض کے حاصل کرنے سے محروم رہ گیا۔ گویا وہ ساری برکتوں سے محروم ہو گیا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص اس مہینہ میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی خاطر روزے رکھے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے پہلے تمام گناہ بخش دے گا! اور یہ بھی فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے (آپ کو) اطلاع دی ہے۔ کہ مختلف عبادتوں کے مختلف بدلے اور ثواب مقرر ہیں۔ لیکن روزے کی جزا اللہ تعالےٰ خود ہے۔ پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو مسرتیں اور خوشیاں ہیں۔ ایک وہ جو جسمانی لحاظ سے اس کو روزانہ بوقت افطار حاصل ہوتی ہے دوسری روحانی خوشی ہے جو اللہ تعالےٰ کی رضا اور لقا کی صورت میں اس کو عطا ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ رمضان کی آخری رات کو میری امت کی بخشش کی جائے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جب دریافت کیا کہ کیا یہ بخشش لیلۃ القدر کی رات کو ہوگی۔ تو آپ نے جواباً فرمایا۔ نہیں بلکہ جس طرح ایک کام کرنے والے کو کام کے اختتام پر اجرت مل جاتی ہے اسی طرح روزہ دار کو روزوں کے ختم ہونے پر گناہوں کی بخشش کے رنگ میں جزا اور انعام حاصل ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کی فضیلت اور برکات کا کسی قدر ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس بابرکت مہینہ کا نصف گذر چکا ہے۔ اور آخری نصف جو اپنی رحمت اور برکت کے اعتبار سے زیادہ قابل قدر ہے ابھی باقی ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اچھی طرح اپنے اعمال اور نیات کا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ کیا وہ برکتیں جو ایک روزہ دار کے لئے مقدر ہیں ہمیں حاصل ہو گئی ہیں۔ کیا ہم شیطانی تحریکات کے قبول کرنے سے کلی طور پر بچ گئے ہیں کیا ہم نے اپنی بخشش اور مغفرت کا سامان کر لیا ہے۔ کیا ہمارے لئے جنت اور لقاء الٰہی کے دروازے کھل چکے ہیں۔ کیا ہم کو اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو چکی ہے؟

غرضیکہ ہر اعتبار سے اپنا محاسبہ کریں اور اگر کوئی کوتاہی یا کمی پہلے نصف میں رہ گئی ہے تو اس کو آئندہ پندرہ دن میں پورا کر کے رمضان المبارک کے مقصد کو پورا کریں۔ خدا تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

درویشوں کیلئے شکر کا مقام

آج قادیان میں مقیم درویشوں کو جو خدا تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے مقدس مقامات میں بیرونی دنیا سے منقطع ہو کر اقامت پذیر ہیں۔ کئی اعتبار سے آرام اور سہولت میسر ہے۔ لیکن ۱۹۴۷ء اور اس کے دو سال بعد تک ان کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ اپنے محلہ اور حلقہ سے بھی اکیلے باہر نہ نکل سکتے تھے۔ ہر وقت ان کو خطرہ لاحق تھا۔ کہ کہیں کوئی ان پر حملہ آور ہو کر ان کی جان کو نقصان نہ پہنچائے۔ اگر ان کو ضروریات زندگی کا سامان خرید کرنے کے لئے کبھی بازار جانا پڑتا تو کم از کم تین یا چار کی تعداد پر اطلاع دیکر اکٹھے جاتے تاکہ ان کی حفاظت اور سلامتی کے ساتھ واپسی کے متعلق نگرانی کی جا سکے۔

اس وقت ان کی حالت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس حالت کے مشابہ تھی جس کا ذکر قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت میں ہے

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

(سورہ انفال)

یعنی اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے علاقہ میں بھی بہت کم تعداد میں تھے۔ اور کمزور سمجھے جاتے تھے۔ اور ہر وقت تمہیں یہ خطرہ لاحق تھا۔ کہ لوگ تمہیں اُچک کر لے جائیں لیکن اس کمزور حالت اور پُرخطر زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے تم کو اپنی پناہ میں رکھا۔ اور اپنی خاص نصرت سے تمہاری مدد فرمائی۔ اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق مہیا کیا تاکہ تم شکر گذار بنو۔

۱۹۴۷ء کے ابتدائی مہینے درویشوں کی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔ ایک طرف تو ان کے اوپر ہر وقت خطرہ منڈلا رہا تھا۔ اور ان کے لئے اپنے گھروں اور حلقے سے اکیلے باہر نکلنا بھی ممکن نہ تھا۔ گویا وہ ہر طرح محصور و مجبور رہتے تھے۔ اور دوسری طرف بعض شریر دن کی شہ پر شہر کے لوگوں نے ان کا سوشل بائیکاٹ کر کے ان کے لئے سامان خورد و نوش اور ضروریات زندگی بھی فروخت کرنا بند کر دیا۔

معاندین یہ چاہتے تھے کہ یہ چند مجبور و کمزور لوگ فاقوں سے مر جائیں گے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اس آڑے وقت میں اس مختصر اور کمزور گروہ کی جو اس کی رضا کے حصول کے لئے اس وادی غیر ذی زرع میں ٹھہرا ہوا تھا خاص تائید و نصرت فرمائی۔ اور ان کے لئے طیب رزق عطا فرماتا رہا۔ اور اُس وقت جب شہر کا متوسط حال طبقہ بھی گندم کی قلت کی وجہ سے چنے اور جَو کھا کر گذارہ کر رہا تھا۔ درویشوں کے لئے اُجلے اور پاکیزہ گندمی نان میسر تھے۔

یہ خدا تعالےٰ کی ایسی نعمت ہے جس کو درویشان قادیان کبھی بھی بھلا نہیں سکتے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ شکر بجالا کر آئندہ مزید انعامات اور فضلوں کے وارث بنیں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا ازلی قانون ہے کہ اگر کسی نعمت کا شکریہ ادا کیا جائے تو وہ بڑھتی چلی جاتی ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے نشانات رحمت کی بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ اور احمدیت کی صداقت روز روشن کی طرح ان نشانات سے ظاہر ہو رہی ہے۔ لیکن بہت تھوڑے ہیں جو ان نشانوں کو چشم وا سے دیکھ کر ان سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

پاکستانی احمدیوں کی ہندوستان میں آبادی

یہ خبر متعدد ہندوستانی اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت اور تکالیف کے پیش نظر جناب پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو ایک میمورینڈم بھجوایا ہے کہ پاکستانی احمدیوں کو ہندوستان میں آباد ہونے کی اجازت دی جائے۔ اور یہ کہ اس درخواست کو پنڈت جی نے اس بنا پر نامنظور کر دیا ہے کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل انداز نہیں ہونا چاہتے۔

اس خبر کا اُس وقت شائع ہونا جبکہ مغربی پنجاب میں حالات کافی حد تک کنٹرول میں آ چکے ہیں۔ اور فتنہ و فساد کی آگ بظاہر مدھم پڑ چکی ہے بہت تعجب انگیز ہے۔ جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے ہمارے خیال میں اس میں کوئی صداقت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ احمدیہ جماعت ایک روحانی اور مذہبی جماعت ہے۔ اور اپنی ابتداء سے ہی اسکو مصائب اور تکالیف کی بھٹی میں جھونکا جاتا رہا ہے۔ تکالیف اور ابتلاؤں کا یہ سلسلہ کسی ایک جگہ وقت یا مقام سے مخصوص نہیں۔ اور نہ ہی یہ مصائب اور تکالیف احمدیہ جماعت کو کبھی بھی حقیقی نقصان پہنچا سکی ہیں بلکہ ہمارا مشاہدہ تو یہ ہے کہ جب کبھی بھی جماعت کو کوئی تکلیف یا مصیبت آئی اس کے نتیجہ میں اس کو ترقی اور وسعت ہی ملی۔ اور جیسا کہ مولانا محمد علی صاحب نے بجا طور پر کہا ہے کہ ؎

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔

ہر مصیبت احمدیت کے شجر میں ایک نئی روح اور زندگی ڈالنے کا موجب ہوئی۔ پس ان حالات میں محض تکالیف اور مصائب سے گھبرا کر احمدیوں کا کسی ملک یا خطہ سے نکل جانا ممکن نہیں۔

بیشک ۱۹۴۷ء میں احمدیوں کو حالات کی مجبوری سے قادیان چھوڑنا پڑا لیکن یہاں سے بھی احمدی ڈر کر اور بھاگ کر نہیں نکلے بلکہ انہوں نے حالات کے تقاضے کے خدائی پیشگوئیوں کے ماتحت ہجرت کی۔ اور اس ہجرت کے نتیجہ میں بھی خدا تعالےٰ نے جماعت کو سنبھال لیا اور پہلے سے زیادہ وسعت اور ترقی عطا فرمائی۔

پس یہ امر درست معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے مصائب و آلام کے خوف سے ایسی کوئی درخواست دی ہو۔

ہاں یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ قادیان میں مقیم احمدیوں نے اپنے اہل و عیال کی ہندوستان میں واپسی کیلئے کافی عرصہ سے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ اور حکومت نے بعض شرائط اور قانونی پابندیوں کے ماتحت اپنی کارروائی بھی فرمائی ہے۔ اور اس وقت تک ان میں سے ۲۷ خاندان واپس آ کر قادیان میں آباد بھی ہو چکے ہیں جس کے لئے ہم حکومت کے شکر گذار ہیں۔

بہائی مذہب کے عقائد

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ بارھویں امام حضرت محمد بن حسن عسکری جو ۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ غائب ہیں اور اس آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے۔ آج سے قریباً ۱۱۲ سال قبل ۱۲۶۰ھ میں ایران میں ایک شخص سید علی محمد پسر مرزا رضا بزاز نے ۲۵ سال کی عمر میں یہ دعویٰ کیا۔ کہ وہ امام غائب کے نائب ہیں۔ مخلوق اور امام غائب کے درمیان واسطہ ہونے کیوجہ سے اپنے لئے لقب "باب" اختیار کیا۔ بعد ازاں ۱۲۶۴ھ میں یہ دعویٰ کیا کہ وہی "قائم آل محمد" اور "مہدی موعود" ہیں۔ بدشت کانفرنس کے مشوروں کے بعد شریعت اسلامیہ کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اور ایک نئی شریعت "البیان" کے نام سے لکھنی شروع کی۔ جس کو وہ تکمیل نہ کر سکے۔ حکومت وقت نے اس نئے فرقہ کی سیاسی سرگرمیوں کو دیکھ کر ان کے لیڈر علی محمد باب کو شیراز۔ اصفہان ماکو اور چہریق میں رکھا۔ مگر چہریق کے زمانہ میں بابیوں نے حکومت کے خلاف کئی جگہ ہنگامے برپا کئے۔ آخر علی محمد باب کو چہریق سے تبریز لایا گیا۔ اور اتمام حجت کے بعد ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ کو میدان تبریز میں گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ ان کے قتل کے بعد ان کی وصیت کے مطابق مرزا یحییٰ الملقب بہ "صبح ازل" اُن کے جانشین مقرر ہوئے۔ انہوں نے باب کی شریعت "البیان" کو مکمل کرنے کے لئے "المستیقظ" نامی شریعت تحریر کی۔ مگر کچھ عرصہ بعد ان کے سوتیلے بھائی مرزا حسین علی الملقب بہ "بہاء اللہ" نے ان کی خلافت سے علانیہ انکار کر کے ۱۲۸۳ھ میں خود دعوےٰ کر دیا۔ کہ وہ باب کی پیشگوئی کے مطابق "من یظہرہ اللہ" کے مصداق ہیں۔ اب صبح ازل کے مرید ازلی اور بہاء اللہ کے مرید بہائی کہلانے لگے۔ حکومت نے ان دو جماعتوں کا باہمی اختلاف دیکھ کر بہاء اللہ کو عکا فلسطین بھجوا دیا۔ بہاء اللہ عکا میں قریباً ۲۴ سال رہے۔ اور ۲۸ مئی ۱۸۹۲ء کو ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ انہوں نے "اقدس" نامی شریعت تصنیف کی۔ جس کے ذریعہ "البیان" کو بھی منسوخ کر دیا گیا۔ بہاء اللہ نے وصیت کی تھی۔ کہ اُن کے بعد اُن کے بڑے بیٹے عباس آفندی (عبد البہاء) اور پھر مرزا محمد علی اُن کے دوسرے بیٹے جانشین ہوں گے۔ چنانچہ اس وصیت کے مطابق اُن کے پہلے جانشین عبد البہاء تو مقرر ہوئے۔ مگر انہوں نے اپنے بعد "محمد علی" کو بہائیوں کا زعیم بننے کا موقعہ نہ دیا۔ بلکہ اپنے نواسے شوقی آفندی کو اپنی زندگی میں نامزد کر دیا۔ عباس آفندی ۱۹۲۲ء میں فوت ہوئے۔ اب اُن کے نواسے شوقی آفندی اُن کے جانشین اور بہائیوں کے زعیم ہیں۔ جو آجکل حیفا فلسطین میں رہتے ہیں۔

بہائی مذہب کی اس مختصر تاریخ کے بیان کرنے کے بعد اُن کے عقائد کو اختصار سے بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ اس فرقہ کا "مذہب اسلام" سے کیا تعلق ہے۔

۱۔ شریعت اسلام منسوخ

"شریعت فرقان بظہور مبارکش منسوخ شد و تشریع شریعتی بدیع فرمودند" (دروس الدیانۃ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲)

کہ قرآن مجید کی شریعت حضرت باب کے ظہور کی وجہ سے منسوخ ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے نئی شریعت پیش کی ہے۔

۲۔ بہاء اللہ نے دعویٰ الوہیت کیا

(الف) "اہل بہاء دور نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امت محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ ہاں خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں۔ جو نبوت سے آگے ایک نئی شان رکھتا ہے۔ اور یہ دور نبوت کے ختم ہونے کا کھلا اعلان ہے۔ اسی لئے اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا۔ کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل ادیان (بہاء اللہ۔ ناقل) نبی یا رسول ہے۔ بلکہ اُس کا ظہور مستقل خدائی ظہور رہے"۔ (رسالہ کوکب ہند ۲۴ رجوت ۱۹۲۸ء)

(ب) مصر سے شائع شدہ کتاب "البہائیہ" میں لکھا ہے۔

"اِنّ حضرۃ البہاء وحضرۃ عبد البہاء وحضرت الباب لم یدع احدٌ منہم للنبوۃ"۔ (البہائیہ صفحہ ۴۹)

ترجمہ۔ بہاء اللہ عبد البہاء یا باب میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔

بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

(ج) "لا الٰہ اِلّا انا المسجون الفرید" (مبین صفحہ ۲۸۶)

ترجمہ۔ سوائے میرے جو تنہا قیدی ہوں اور کوئی خدا نہیں۔

(د) اسمعوا مالک الاسماء اَنّہ ینادیکم من شطر سجنہ الاعظم انہ اِلٰہ اِلّا انا المقتدر المتکبر المستعلی العلیم الحکیم (مجموعہ اقدس صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ بمبئی)

یعنی میں قید خانہ میں ہوں۔ میں مالک الاسماء ہوں۔ میرے بغیر کوئی خدا نہیں"۔

(ہ) ھو الذی ارسل الرسل وانزل الکتب اِلّا انا العزیز الحکیم (اقدس)

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے رسولوں کو بھیجا اور کتابوں کو نازل کیا۔ کوئی خدا نہیں بجز میرے جو عزیز و حکیم ہے۔

۳۔ قبلہ نماز

بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

(الف) اذا اردتم الصلوٰۃ فولّوا وجوھکم شطری الاقدس المقام المقدس الذی جعلہ اللہ مطاف الملاء الاعلیٰ۔ (اقدس)

ترجمہ۔ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنا منہ میری مقدس سمت کی طرف کرو۔ وہی مقام مقدس جس کو اللہ نے ملاء اعلیٰ کی طواف گاہ قرار دیا۔

(ب) قبلہ ما اہل بہاء روضہ مبارکہ است در مدینہ عکا"۔ (دروس الدیانۃ صفحہ ۲۴)

کہ ہم بہائیوں کا قبلہ عکا میں بہاء اللہ کی قبر ہے۔

۴۔ قبر کو سجدہ

بہائی لوگ بہاء اللہ کی قبر کو رہجہ میں عکا سے فاصلہ پر ہے سجدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا حیدر علی بہائی لکھتے ہیں:۔

"زائرین زیارت وطواف وتقبیل وسجدہ عتبہ مقدسہ نمودہ ونمائندہ اند"

کہ زائرین اس قبر کی زیارت کرتے۔ طواف کرتے۔ اس کو بوسہ دیتے اور سجدہ کرتے ہیں۔

۵۔ نماز باجماعت کا حکم منسوخ

کتب علیکم الصلوٰۃ فرادیٰ قد رُفع حکم الجماعۃ اِلّا فی صلوٰۃ المیت (اقدس)

کہ نماز ہمیشہ الگ الگ پڑھو۔ باجماعت نماز منسوخ کر دی گئی ہے سوائے نماز جنازہ کے۔

۶۔ صرف ماں سے نکاح منع ہے

بہائی شریعت میں صرف باپ کی بیویوں سے نکاح کرنا حرام ہے باقی کسی سے نکاح کی حرمت کا ذکر موجود نہیں "اقدس" میں لکھا ہے۔

"قد حُرّمت علیکم ازواج آبائکم انا نستحیی ان نذکر حکم الغلمان"

کہ تم پر اپنے باپوں کی بیویاں حرام کی گئی ہیں۔ ہمیں شرم آتی ہے کہ لڑکوں کے بارہ میں حکم کا ذکر کریں۔

۷۔ بہائیوں کا حج

"وحمل طواف و حج اہل بہاء یکے بیت نقطہ اولیٰ در شیراز است و ثانی ایں بیت جمال ابہیٰ است کہ در بغداد است و بانجا طواف ایں دو بیت مخصوص کتاب است"۔

(الکواکب الدریہ فارسی جلد ا صفحہ ۲۵۰)

یعنی بہائیوں کے حج اور طواف کے لئے دو گھر مقرر ہیں۔ ایک باب کا گھر جو شیراز میں ہے۔ اور دوسرا بہاء اللہ کا گھر جو بغداد میں ہے۔ گویا حج گھر کے حج کا حکم بہاء اللہ نے دیا ہے۔ وہ بغداد میں اس کی رہائش گاہ تھا۔ اور شیراز میں باب کے رہنے کی جگہ تھی۔

۸۔ تعدد ازدواج

بہاء اللہ نے حکم دیا ہے۔

ایاکم ان تجاوزوا عن الاثنتین (اقدس)

کہ دو بیویوں سے زیادہ نکاح مت کرو۔ (خود بہاء اللہ کی تین بیویاں تھیں) لیکن عبد البہاء نے مغربی ممالک میں جا کر بہائیت کی تعلیم یہ بیان کی ہے۔ کہ صرف ایک بیوی کی اجازت ہے۔ اسی بناء پر "عصر جدید" میں لکھا ہے۔

ان البہائیۃ تنھی عن تعدد الزوجات"

کہ بہائیت تعدد ازدواج سے منع کرتی ہے۔

۹۔ باب کی شریعت البیان کے چند احکام

(۱) بابی شریعت میں ان تمام لوگوں کے قتل کا حکم ہے جو باب پر ایمان نہیں لاتے۔ عبد البہاء لکھتے ہیں۔

"در یوم بظہور حضرت اولیٰ منطوق بیان ضرب اعناق وحرق کتب و اوراق وہدم بقاع وقتل عام اِلّا من آمن وصدق بود"۔ (مکاتیب جلد ۲ صفحہ ۲۶۶)

کہ باب کے ظہور کے اور بیان کا یہ حکم تھا۔ کہ سوائے مومنین ومصدقین کے باقی سب کی گردن ماری جائے۔ ان کی کتب کو جلایا جائے اور مکانات گرا دیئے جائیں۔ اور قتل عام کیا جائے۔

(۲) کتاب البیان کے پانچویں واحد کا پانچواں باب اس عنوان سے شروع کیا گیا ہے۔

فی بیان حکم اخذ اموال الذین لا یدینون بالبیان وحکم ردّ ان دخلوا فی الدین الا فی البلاد التی لا یمکن الاخذ

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ بابی مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ اُن کے اموال چھین لئے جائیں۔ اگر ممکن ہو اور اگر وہ پھر بابیت کو اختیار کر لیں۔ تو اُن اموال کے واپس دینے کا حکم ہے (بیان صفحہ ۱۶۳ کالم ۳)

"یوم پیشوایان مذاہب"

از جناب سید بدیع الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری امور عامہ کلکتہ

جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۳ء بروز اتوار بوقت پانچ بجے شام مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال میں یوم پیشوایان مذاہب کی تقریب سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جناب ستوش کمار باسُو ایم۔ اے نے بہ کمال مہربانی صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ آپ کلکتہ کارپوریشن کے میئر اور ڈھاکہ میں بھارت کے ڈپٹی ہائی کمشنر رہ چکے ہیں۔

جلسہ سے کئی روز قبل بذریعہ اشتہارات و دعوتی خطوط خوب اعلان کیا گیا تھا۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ بر دوران جلسہ ہال اچھی طرح بھر گیا اور سامعین نے بڑی دلچسپی اور پوری توجہ کے ساتھ تقاریر سماعت فرمائیں۔

سب سے پہلے مولوی عبیدالرحمٰن صاحب فانی مبلغ سلسلہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ ازاں بعد جناب ایس کے کار آنریری سیکرٹری تھیو سوفیکل سوسائٹی کلکتہ نے موقع اور مقام کی مناسبت سے بنگلہ زبان میں ایک نظم سنائی۔ ان کے علاوہ میاں مظہر احمد صاحب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد صدر محترم نے جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی خدمات کا ذکر فرمایا۔ اور مختلف الخیال لوگوں کے درمیان مفاہمت اور رواداری کے جذبات پیدا کرنے کے لئے ان کی سرگرمیوں کو سراہا۔ بعدہٗ جناب ایم۔ اے متین صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر کارپوریشن سکول نے جناب عطاء الرحمٰن صاحب آف آسام کا تازہ انگریزی مضمون پڑھ کر سنایا۔ جو آپ نے اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ آپ نے اس مضمون میں محاسن اسلام پر خوب روشنی ڈالی تھی۔

ازاں بعد جناب کمار ایس۔ این رائے ایم۔ اے نے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اور مقدس تعلیمات کا تذکرہ کر کے حضور صلعم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں جب آپ نے اسلام اور بانیٔ اسلام کا مطالعہ کیا تو آپ بے دریغ اپنے تئیں "ہندو احمدی" سمجھنے لگے۔ آپ دو دفعہ قادیان کی زیارت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔

آپ کے بعد مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال مقیم دہلی نے حضرت کرشن کے سوانح زندگی پر ہندی زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے گیتا اور دیگر ہندو کتب کے حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت کرشن نے پاپ کو مٹانے اور ضلالت و گمراہی کا ستیاناس کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ اسی تقریر کے لئے خاص طور پر دہلی سے تشریف لائے تھے۔

ازاں بعد مسٹر اردشیر ڈنشا نے حضرت زرتشت کی سوانح زندگی پر انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ پارسی ہیں اور بڑے ذوق شوق سے ہمارے جلسوں میں شامل ہوتے اور تقریر فرماتے ہیں۔ آپ نے پُرجوش انداز میں جماعت احمدیہ کی رواداری اور امن پسندی کی تعریف کی۔ نیز بتلایا کہ حضرت زرتشت جو خدا تعالیٰ کے نبی تھے وہ بھی صلح و سلامتی کا پیغام لے کر آئے تھے۔

آپ کے بعد جناب سید اختر احمد صاحب اورینوی احمدی پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ نے بزبان انگریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں کو اجاگر کیا۔ اور آپ کی اصلاحی اور قابل قدر کارگذاریوں پر روشنی ڈالی۔ اور بتلایا کہ آپ کی بعثت سے امن و سلامتی کے قالبوں میں نئے سرے سے زندگی کی لہر دوڑ گئی ہے آپ اس تقریر کے لئے پٹنہ سے تشریف لائے تھے۔

ازاں بعد الحاج جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ نے اردو زبان میں تقریر فرمائی۔ اور بتلایا کہ دراصل تمام نبیوں، رشیوں، مُنیوں اور دیگر بزرگوں کی زندگیاں امن و امان کی تکمیل کے لئے وقف تھیں۔ چنانچہ بنیادی لحاظ سے اُن کی تعلیمات کا خلاصہ ایک ہی چیز ہے۔ گو مختلف زمانوں، قوموں اور ملکوں کے تقاضوں سے انسانی تفصیلات میں تھوڑا بہت فرق نظر آتا ہے۔ مگر جس طرح سمندر کا پانی مختلف برتنوں میں داخل ہو کر اپنی خاصیتوں سے عاری نہیں ہو جاتا اسی طرح ان کی تعلیمات کی تفصیلات مختلف ہونے کے باوجود ان کی حقانیت کو مضر نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام ان سب پر ایمان لانے کی تلقین کرتا ہے۔ اور ایک سچا مسلمان ان سب پر ایمان لا کر دیگر اقوام سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں۔

آپ نے رسول پاک صلعم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مسیح ناصری۔ مہاتما بدھ۔ حضرت کرشن۔ حضرت رامچندر اور حضرت نانک علیہ السلام کے حالات زندگی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ سب امن و سلامتی اور مہر و محبت کے حقیقی علمبردار تھے۔

آپ کے بعد سردار رمولا سنگھ اور سردار کرتار سنگھ صاحبان نے حضرت نانک صاحب کے پوتر جیون و شیمہ بھنوں پر روشنی ڈالی اور خواہش کی کہ آئندہ اگر سب قومیں مل کر اس قسم کا مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کریں تو زیادہ بہتر ہو۔ نیز جماعت احمدیہ کی تعریف کی کہ انہوں نے بڑی زحمت اٹھا کر یہ انتظام کیا ہے کہ مختلف خیال رکھنے والے لوگوں کو اپنے بزرگوں کے بارہ میں اظہار خیال کا موقعہ ملا۔

اس کے بعد مکرم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے صدر محترم مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ اگر مختلف قومیں مل کر باہمی رواداری اور امن و امان کی تکمیل و توسیع کے لئے کوشاں ہوں تو جماعت احمدیہ سب سے پہلے اس پر لبیک کہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی جماعت نے تقریباً تمام احباب نے دامے، درمے، سخنے اور غرض ہر رنگ میں تعاون فرمایا ہے۔ اور مقامی خدام الاحمدیہ نے تو ایسی مستعدی، فرمانبرداری اور اطاعت گذاری کا مظاہرہ کیا کہ دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آئندہ بھی اس سے بڑھ کر خدمات دین بجا لانے کی ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار سید بدرالدین احمد عفی اللہ عنہ
سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کلکتہ۔ کرایہ روڈ کلکتہ ۱۷

بہائی مذہب کے عقائد بقیہ صٓ

(۳۲) ہر بابی بادشاہ پر فرض ہے کہ اپنے ملک میں کسی غیر بابی کو نہ رہنے دے۔ یہ امر بابی تمام بابیوں پر بھی فرض ہے۔ ہاں ایسے شخص کو اجازت ہو سکتی ہے۔ جو عام نفع کی تجارت کرتا ہے۔" (البیان باب ۱۱ واحد)

(۴) الباب الثامن من الواحد التاسع فی حرمۃ التریاق والمسکرات والدواء مطلقاً۔ (البیان)

یعنی جس طرح نشہ آور اشیا حرام ہیں اسی طرح تریاق اور ادویہ کا استعمال بھی حرام ہے۔

۱۰۔ منکرین کے لئے فتوے:۔

اہل بہاء کے نزدیک سب بہائی کافر ہیں۔ بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

(ا) "یہ مظلوم دفعات قُل یٰایہا الکافرون پکار رہا ہے۔ کہ شائد تنبیہ ہو۔" (لوح ابن صـ۱۰۷)

(ب) بہاء اللہ ہر غیر بہائی کو مشرک قرار دیتے ہیں۔

(ابتدۃ من تعالیم البہاء صـ۶)

(ج) والذی اعرض عن ھذا الامر اصحاب السعیر۔ (اقدس)

کہ جو شخص بہائیت سے اعراض کرتا ہے۔ وہ دوزخی ہے۔

"تلک عشرۃ کاملۃ"

متذکرہ بالا دس امور کو دیکھ کر یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بابیت اور بہائیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ان کے عقائد قرآن شریف کے صریح خلاف ہیں۔ لطف یہ ہے۔ کہ شریعت کی جن کتابوں یعنی "البیان" اور "اقدس" کو یہ قرآن شریف کے مقابل پر پیش کرتے ہیں۔ اُن کی اشاعت نہیں کرتے۔ اور بار بار مطالبہ کرنے پر بھی نہیں دکھاتے۔ اس اخفاء اور پردہ داری سے بھی ان کا کذب و بطلان واضح ہے۔

درخواست دعا

میرا چھوٹا لڑکا محمود احمد ہفتہ عشرہ سے بخار میں مبتلا ہے درویشان قادیان و احباب کرام اسکی صحت کے لئے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔

احقر غلام قادر شرق عفی عنہ از سکندر آباد دکن

درخواست دعا

میرے بھائی سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب لدھ بعارضہ خرابی خون بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار

محمد ابراہیم کارکن دفتر بدر

صداقت بانی سلسلہ احمدیہ و ہندو دھرم

از مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بھگوان کرشن کو کوروؤں کی اس سازش کا علم ہوا۔ تو آپ نے بڑے زور سے اونچی آواز سے فرمایا کہ:۔

[illegible]
मरोदधि-रीतव सतिनीरयान[illegible]
[illegible] पि चेतन
[illegible]
मने भवेत्।

ارتھ۔ یہ سن کر بھگوان کرشن جی نے فرمایا کہ ہے ارجن چاہے سورج آکاش سے گر پڑے اور زمین چاہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور سمندر چاہے خشک ہو جائیں اور اگنی چاہے مشتعل ہو جائے پرنتو کرن کے ہاتھ سے بر ادوہ نہیں ہو سکتا۔ ہے ارجن یہ دشمن مجھے ماریگا تو زمین پر اندھیرا ہو جائے اور قیامت آجائے۔" مہابھارت کرن پرب ادھیائے ۸۲ شلوک ۱۰۵-۱۰۶

بھگوان کے یہ شبد بتاتے ہیں کہ اس سمے جبکہ ۴۸ لاکھ فوج کوروکشیتر کے میدان میں ایک دوسرے کے خون کی پیاسی جمع ہے۔ چاروں طرف سے دشمنوں کے مارنے کے لئے پوری طاقت کے ساتھ یدھ کیا جارہا ہے۔ بڑے بڑے یودھا اور بہادر بھی ڈر رہے ہیں۔ پرنتو بھگوان کرشن ارجن کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہے ارجن مجھے کوئی نہیں مار سکتا۔ اگر میرے جیسی ہستیاں مر جائیں تو دنیا میں اندھیر ہو جائے۔ بھگوان کے ان شبدوں سے یہ پرگٹ ہوتا ہے کہ آپ کو اس پرم پتا پرماتما پر کس قدر وشواس تھا جس نے آپ کو سنسار کے سدھار کے لئے تھا دھرم کی رکھشا اور ادھرم کے ناش کے لئے بھیجا تھا اگر آپ کا ناش ہو جاتا تو وہ مہان مقصد جس کو لے کر آپ سنسار میں آئے تھے فوت ہو جاتا۔ اس لئے بھگوان کا آپ سے یہ وعدہ تھا کہ دشمن آپ کا کچھ نہیں کر سکتے میں تمہاری رکھشا کروں گا۔ پس یہ نیم تبتا ہے۔ کہ جو پرماتما کے اوتار تھا مہاپرش ہوتے ہیں پرماتما ان کی خود حفاظت کرتا ہے۔ اور دشمن اگر اس کو مٹانا چاہے تو وہ خود مٹ جاتا ہے۔ چنانچہ اسی نیم انوسار جب ہم ورتمان جگ کے مہاپرش بھگوان مرزا غلام احمد جی قادیانی کے جیون پر وچار کرتے ہیں تو آپ اس نیم پر پورے اترتے ہیں۔ بھگوان فرماتے ہیں:۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

ارتھات یہ کہ اے وہ شخص جو کہ میری طرف بری نظر سے دیکھتا ہے تجھ کو خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ پرم پتا پرماتما کے ہاتھ کا لگایا ہوا پھلدار برکش ہوں ہر وہ ہاتھ جو کہ مجھے کاٹنے کے لئے اٹھیگا وہ توڑ دیا جائے گا۔ کیونکہ میں ایک خاص مقصد کے لئے ارتھات مانو سماج کو پرماتما کے دروازے پر لانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ وہی میری رکھشا کرتا ہے اور اگر کوئی میری تباہی اور بربادی چاہتا ہے تو وہ مورکھ ہے اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ پرماتما میرا سہایک ہے۔ بھگوان اپنی ایک پستک میں اس آشیہ کو لکھتے ہیں کہ:۔

"دنیا مجھ کو نہیں جانتی مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور وہ نہیں رکے گا جب تک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳)

پھر ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"اے نادانو۔ اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں...... کیا خدا مجھے ضائع کر دے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا" (انوار الاسلام ص ۲۱)

بھگوان کے یہ شبد پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ آپ کو پرماتما کی رکھشا پر پورا پورا بھروسہ تھا۔ اور آپ کا وشواس تھا۔ کہ دشمن مجھے ہلاک نہیں کر سکتا کیونکہ آپ ایک خاص مقصد خود راہ شٹا کو لے کر سنسار میں آئے تھے۔ وہ دنیا پر ماتما کی ایکتا کو سنسار میں قائم کرنا اور باوجود سخت مخالفت کے آپ اس میں کامیاب ہوئے۔

مہرشی اپنی اولاد کے متعلق پیشگوئی

"تری نسلاً بعیداً"

تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دوں گا...... اور تیری نسل کثرت ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اور ہر ایک شاخ تیری جدی بھائیوں سے کاٹی جائے گی۔ اور وہ بہت جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کرینگے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔"

۲۔ المصلح الموعود کے متعلق پیشگوئی:۔

"اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(از سبز اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جماعت کے متعلق پیشگوئی:۔

پھر اپنی جماعت کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تمام دنیا کو اور سب کو میں خداوند ارفع و سما کے نام پر پیشگوئی کرتا ہوں کہ خدا میرے متبعین کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور دلائل اور براہین کے ذریعہ سے ان کو دوسرے لوگوں پر غالب کرے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ بہت قریب ہیں جبکہ وہ مذہب جس کی میں تعلیم دیتا ہوں صرف وہی ایسا مذہب ہو گا جو صفحہ دنیا پر عزت کے ساتھ دیکھا جائے گا۔"

حضور کی یہ پیشگوئی اپنے پورے جوبن سے پوری ہوئی ہے۔ اور نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اقرار کر رہے ہیں

پنڈت مدن لال پاراشر کی رائے:۔

آج جب کہ افراتفری کے اس زمانہ میں زمین آگ اگل رہی ہے۔ اور آسمان انگارے برسا رہا ہے بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے ہر طرف ظلمت و سیاہ کاری، در فتنہ و فساد کا دور دورہ ہے کذب و کفر کی تاریکی ہر سو چھائی ہے ہندوستان میں احمدی ایک ایسی جماعت ہے جس کا ہر فرد صحیح معنوں میں ستیہ اور اہنسا کا پجاری ہے اور اگر کذب و افترا اپنا شیوہ خصوص نہ ہو اور مذہبی تعصب و عناد کی عینک آنکھوں پر نہ چڑھی ہو تو اس حقیقت کو ہمیں تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ حضرت مرزا غلام احمد مقدس بانی سلسلہ احمدیہ جن کی پاک روح اس جماعت میں کام کر رہی ہے۔ عین ضرورت کے وقت پرماتما کی طرف سے مذہبی معاملات میں دلآزاری کا خاتمہ کر کے دنیا بھر میں امن و شانتی کے پھیلانے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اگرچہ یہ مقدس انسان جو کہ صلح کا شہزادہ بن کر دنیا میں آیا تھا۔ آج جماعت میں نہیں تو بھی ان کی پاک تعلیم سے روحانیت کے رنگ میں رنگے ہوئے لکھو کھہا احمدی جنہیں اطمینان و سکون قلب حاصل ہے میرے اس بیان کے گواہ ہیں کہ آپ سچ مچ اہنسا کے اوتار تھے۔

احمدیت ان مومنوں کی جماعت ہے۔ جو اخوت کی علمبردار اور اہنسا کے پجاری ہیں۔ اور جن کی بنیاد ان اصولوں پر قائم کی گئی ہے جو کہ پرماتما کے بنائے ہوئے ہیں اور جن کے اپنانے سے ہی اس گھور اپنی کال میں مانو سماج کا ادھار ہو سکیگا۔"

(باقی)

جماعت احمدیہ ظہیر آباد ضلع بیدر کا اٹھارواں جلسہ سالانہ

الحمدللہ! امسال مورخہ ۱۱ و ۱۲ رمئی ۱۹۵۳ء کو جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہؤا جس کے لئے قبل از وقت دستی اشتہار و پوسٹروں کے ذریعہ ونیز موٹروں کو اطراف واکناف کے مواضعات میں گھما کر انعقاد جلسہ کی تشہیر کی گئی۔ بازاروں میں نمایاں مقامات پر کپڑے پر جلی حروف میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت بھی دی گئی۔

اس جلسہ پر مبلغین سلسلہ حکیم محمد الدین صاحب مولوی فضل الدین صاحب۔ مولوی بشیر احمد صاحب خادم و مولوی سراج الحق صاحب جمع ہوگئے۔ جس کے لئے مکرم جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت ہائے حیدرآباد کی مساعی لائق تحسین ومبارکباد ہیں۔ موصوف نے نہ صرف مبلغین ہی کو بلوایا بلکہ جماعت ہائے مضافات کے بااثر اصحاب ومتمول تجار ذی وقار کو بھی اس جلسہ میں طلب کیا۔ اور اس طرح جلسہ کو بہت ہی بارونق و پراثر بنا دیا۔ یادگیر سے سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت وچنتہ کنٹہ کے سیٹھ معین الدین صاحب و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر و سیٹھ محمد علی صاحب اڈکوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ جلسہ گذشتہ پانچ سال سے موقوف تھا۔ کیونکہ پولیس ایکشن کی وجہ سے بدقسمتی سے یہ حصہ بہت زیادہ متاثر تھا۔ اب جبکہ حالات بدل گئے اور احمدی احباب اپنے اپنے کاروبار پر لگ گئے تو پھر جلسہ سالانہ کا انعقاد ہؤا۔ جو گذشتہ زمانے کے جلسوں سے بہت بڑھا چڑھا رہا۔

جلسہ گاہ ایک وسیع گمپاؤنڈ میں ترتیب دیا گیا تھا جو مکرم جناب شیخ علی صاحب احمدی ٹیلر ماسٹر کے مکان کے ملحق ہے اور جس کو انہوں نے خرید لیا۔ اور اب صدر انجمن احمدیہ کے نام وقف کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ اس میں تین ہزار کے قریب لوگ آسانی کے ساتھ سما سکتے ہیں۔ پہلے دن جلسہ حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا جس میں ہندو۔ مسلمان۔ تجار۔ وکلاء۔ عہدہ داران مقامی وکانگریس ارکان شریک تھے۔ مکرم مولوی سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت نے جو صدر جلسہ تھے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسوں کی غرض وغایت و تحریک احمدیت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ آج زمانہ کو ایسی تحریک کی بے حد ضرورت ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بعد مولوی فضل الدین صاحب و مولوی بشیر احمد صاحب خادم و مولوی عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی و مولوی حکیم محمد الدین صاحب نے فضائل اسلام۔ وفات مسیح علیہ السلام وختم نبوت کے مسائل پر سیر حاصل تقریریں کیں۔ اور رات کے بارہ بجے جلسہ اختتام کو پہنچا۔

دوسرے دن ۱۲ رمئی ۱۹۵۳ء کو جلسہ کے اختتام کے پہلے ایک نکاح کی تقریب جلسہ گاہ میں عوام کے روبرو عمل میں آئی۔ اس کے لئے مکرم مولوی سید بشارت احمد صاحب کے مساعی جمیلہ بہت کچھ رہیں۔ یہ نکاح خاکسار کے چھوٹے بھائی میاں اقبال احمد سے مولوی شیخ علی صاحب کی صاحبزادی مسماۃ سلیمہ بیگم کے مابین عمل میں آیا۔ خطبہ نکاح مولوی صاحب موصوف نے پڑھا جس میں میاں بیوی کے حقوق۔ قول سدید کی اہمیت و نکاح کے مقاصد پر دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی۔ اس سے یہ ثابت ہؤا کہ احمدیوں میں نکاح کی تقاریب کس طور پر انجام پاتی ہیں۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

مولوی سراج الحق صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر و جناب سیٹھ عبدالحی صاحب نے تائیدات مع قربانی پر جو احمدیت کی وجہ سے ان کے شامل حال ہوئی۔ بہت ہی بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ بعد سیٹھ معین الدین صاحب نے چنتہ کنٹہ میں حالات احمدیت کے متعلق دلآویز پیرایہ میں بیان کیا۔ محمد عبدالقادر صاحب صدیقی نے حقہ پر بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اسکے بعد مکرم جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب نے پوری طرح جلسوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ظہیر آباد میں احمدیت کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ شروع میں ہماری یہاں بڑی مخالفت ہوئی۔ لوگوں کو جلسہ گاہ میں آنے نہ دیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک صاحب ننگی تلوار لے کر گلی میں مجھ پر حملہ کرنے کا تہیہ کر چکے تھے۔ پولیس ان منصوبوں سے واقف تھی۔ لیکن جلسہ ختم ہؤا تو میں بے محابا اسی گلی میں نکل پڑا۔ جہاں مجھ پر تلوار سے حملہ ہونیوالا تھا۔ پولیس میرے پیچھے گھبرائی ہوئی آئی۔ اور کہا کہ مجھے اس طرف نہ آنا چاہیئے تھا۔ قدرت خداوندی کہ حملہ آور پر کچھ ایسا رعب طاری ہؤا کہ وہ مجھے دیکھ کر فرار ہوگیا۔ غرضیکہ جب تک انسان موت کے منہ میں اپنے آپ کو ڈال نہیں دیتا صداقت دنیا میں پھیل نہیں سکتی۔ اس واقع کا حاضرین پر بہت گہرا اثر ہؤا۔ کانگریس کے لیڈر اور بستی کے معززین ہمارے محترم مولوی سید بشارت احمد صاحب سے بہت پرتپاک طریق سے ملتے رہے۔ بعض غیر احمدی مولوی صاحب موصوف کی تقریر صداقت پر تعریف کرتے ہوئے پیدل چلنے مولوی صاحب موصوف کی ان مساعی کے نتیجہ میں یہاں جماعت باقاعدہ قائم ہوگئی۔

تیسرے دن خاکسار کی جانب سے طعام ولیمہ کی دعوت تمام گاؤں کے مسلمانوں کو دی گئی۔ اور طعام آم بھی پیش کئے گئے۔ اس عمل سے بھی ہمارے اور عامۃ المسلمین کے تعلقات میں مزید خوشگواری پیدا ہوگئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہاں کی جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔ خاکسار معین الدین سکرٹری جماعت احمدیہ ظہیر آباد

درخواستِ دعا

صادق آں باشد کہ ایام بلا ❊ می گذارد با محبت باوفا (مسیح موعودؑ)

مکرمی ومحترمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

(۱) یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہموم وغموم وافکار کو دور فرمائے اور لمبی سے لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔ (۲) اللہ تعالیٰ جماعت کے شہداء کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور وہ خود ان کا کفیل ہو جائے۔ (۳) بے بس و بے کس مظلوم جماعت پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل و رحم فرمائے۔ قید و بند جھیلنے والے ہمارے سرتاجوں کو رہائی عطا ہو اور ان کی قربانیاں اور دعائیں اسلام و احمدیت کی ترقی کیلئے مقبول ہوں انہیں خدا کے حضور خاص تقرب الٰہی عطا ہو اور ان کے چاہنے والوں کو خدا سکون و اطمینان عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔ (۴) تمام جماعتوں کی انفرادی و اجتماعی مصیبتیں دور ہوں خدا کی نصرت ہر آن ان کے شامل حال ہو خدا کے تازہ بتازہ نشانات ہر آن مومنین کی تائید میں جلد از جلد ظاہر ہوں (۵) خدا ہم سب کو دشمنوں کے بُرے ارادوں سے محفوظ رکھے ہمیں اپنی پناہ میں لے اور ہمارے دشمنوں کو بھی توفیق عطا ہو کہ وہ خدا کے نیک بندوں کی اور خدا کی مخلوق کی بھی خیر خواہی کرنیوالوں کی شناخت کریں (۶) یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مالی اعتبار سے بھی نصرت دین کی ان ایام میں خصوصیت سے توفیق عطا کرے تا جماعت کو مالی استحکام بھی ہو اور ہمیں بھی اجر عظیم ملے (۷) تمام ممالک کے مبلغین اور جماعتوں کی انفرادی اور جماعتی ہر جہتی دینی و دنیاوی ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے (۸) عاجز کے والد سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور اب جنت البقیع مدینہ منورہ میں مدفون ہیں اُن کی بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔ (۹) عاجز کو عرصہ ۲ سال سے مرض درد کی شکایت ہے اُن کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ونیز میری ہمشیرگان بھی

مختلف عوارض سے بیمار رہتی ہیں ان کیلئے بھی صحت کی درخواست ہے۔ (۱۰) افراد خاندان شیخ حسن صاحب کی صحت وسلامتی وترقی کاروبار دینوی و توفیق خدمت دین و جماعت احمدیہ یادگیر کی ترقی کی دعا کی درخواست ہے۔

طالب دعا محمد عبدالحی امیر جماعت احمدیہ یادگیر (دکن)

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

صدقۃ عید الفطر صدقہ عید الفطر کی ادائیگی ہر مسلمان مرد و زن بچے اور بوڑھے پر فرض قرار دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس صدقہ کا ادا کیا جانا ضروری ہے۔ چونکہ یہ فنڈ غرباء اور مساکین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اسے رمضان المبارک کے ختم ہونے سے قبل جمع کر کے غرباء میں تقسیم کیا جائے تا ضرورت مند احباب عید کے موقعہ پر اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ مقامی غرباء اور مساکین کی امداد عید الفطر کی وصول شدہ رقم میں سے ½ حصہ تک کی جا سکتی ہے۔ بقیہ رقم کا مرکز میں بھجوایا جانا ضروری ہے۔ فطرانہ کی مقدار ہر فرد کے لئے ایک صاع یعنی پونے تین سیر غلہ ہے غیر مستطیع احباب کو نصف شرح سے بھی ادائیگی کی اجازت ہے۔

قادیان میں امسال گندم کے نرخ کے لحاظ سے شرح صدقۃ الفطر -/۱۴/۱ اور نصف شرح -/۷/- مقرر کی گئی ہے۔ مقامی جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں نرخ کی کمی بیشی کے مدنظر کمی بیشی کر سکتی ہیں۔

عید فنڈ صدقہ عید الفطر کے ساتھ ایک خاص مد عید فنڈ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ عیدین کے موقعہ پر ہر کمانے والے مرد سے کم سے کم ایک روپیہ کی رقم اس فنڈ میں وصول کی جانی چاہیئے۔ امید ہے کہ اس مد کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ کی جائے گی۔ اور احباب عید کے موقعہ پر خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اس مد کی تمام رقم مرکز میں بھجوائی جانی ضروری ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے احباب میں صدقۃ الفطر کی تحریک اور وصولی شروع کر دیں تا رمضان المبارک کے آخر تک ہر ایک فرد سے رقم وصول ہو سکے۔ نیز عہدیداران مال کوشش کریں کہ مرکز میں بھجوائی جانے والی رقوم عید سے قبل قادیان دارالامان میں بھجوا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

سیلز ٹیکس کے متعلق ضروری سرکاری ہدایت!

حکومت پنجاب نے پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ مجریہ ۱۹۴۸ء کے ماتحت چند ہدایات جاری کی ہیں۔ جو کہ بیوپار منڈل کے نمائندگان کی نمائشی فنسٹر پنجاب کے ساتھ ایک میٹنگ مورخہ ۲۲ 12/52 کو جالندھر میں ہوئی کا نتیجہ ہیں۔

بیوپار منڈل کے نمائندگان نے حکومت سے درخواست کی وہ چھوٹے دوکاندار جو کہ ۵۰۰۰ روپیہ سالانہ تک کی اشیاء کی درآمد برائے فروخت کرتے ہیں کو یہ لازم نہ ہو کہ وہ مکمل حساب برائے فروخت رکھیں۔ نتیجہ کے طور پر کیا گیا کہ پڑتال کرنے والے افسران جانچ پڑتال کرتے وقت اس بات پر زور نہ دیں کہ چھوٹے بیوپاری ماسوائے بیجک کے سارا حساب دیں۔ اگر ان کی خرید اور فروخت یکساں جاری ہے۔ اور دکاندار مذکور کے خلاف کوئی شکایت نہیں تو اُن کی رپورٹیں درست تصور کی جاویں۔

زیر سیکشن ۱۳ (۲) ایکٹ ہذا پڑتال کرنے والے افسروں کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوپاریوں کو تحریری نوٹس دیں۔ تاکہ وہ اپنی ہر فروخت کے لئے کیش میموں جاری کرے۔ یہ حقوق صرف اُن حالات میں کام میں لائے جاسکتے ہیں جب بیوپاری ایسی حالت میں ہو کہ وہ کیش میموں جاری کر سکے۔ یا جب بیوپاری کے حساب میں افسر مذکور کو پتہ چلے کہ دکاندار جان بوجھ کر حساب میں غلطی کر رہا ہے۔

زیر سیکشن ۱۴ (۲ اور ۳) ایکٹ ہذا کے ماتحت جانچ پڑتال کرنے والے افسر (اکسائز ٹیکسیشن آفیسر کے عہدہ سے کم نہ ہو) اختیارات ہیں کہ وہ کسی بیوپاری کے احاطہ یا دوکان میں یا گوداموں میں داخل ہو کر معائنہ کر سکتے ہیں۔

اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان اختیارات کا استعمال کرنے سے پہلے پڑتال کرنے والے افسر کے پاس کافی ثبوت ہونا ضروری ہے۔ موصول کردہ اطلاع صحیح ہو کہ گوداموں میں رکھی جانے والی اشیا کو سٹاک میں درج نہیں کیا گیا تاکہ سیلز ٹیکس سے بچاؤ کیا جاسکے۔ ہر ایک انکوائری اور پڑتال کے موقع پر پڑتال کرنے والے افسر کے ساتھ لوکل بیوپار منڈل کے دو معتبر اشخاص بھی شامل ہوں گے تاکہ اُن کو ہو سکے کہ بیوپاری کو نہ تو ڈرایا گیا ہے اور نہ ہی دھوکا دیا گیا ہے۔

بیوپار منڈل کی التجاء پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسی صورت میں جہاں پر ڈیلر چاہے وہ رجسٹرڈ ہو یا غیر رجسٹرڈ) اگر کوئی ڈیلر اپنے چھپے ہوئے سیل ٹیکس کے بارے افسران بالا کو رپورٹ دے گا۔ تو اس حالت میں نہ تو اُس کو جرمانہ یا قید کی سزا دی جائے گی۔ اور نہ سیلز ٹیکس کا ½ اگنا وصول کیا جائے گا۔ ایسی اطلاعات مورخہ ۳۰/ جون ۱۹۵۳ء تک پڑتال کرنے والے افسران تک پہنچنی ضروری ہیں۔

سرکار نے متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ بیوپاریوں طرف سے پیش کردہ کھاتوں پر ٹیکس عائد کئے جائیں یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا تھا۔ تاکہ کسی بیوپاری کو دوسرا ٹیکس نہ دینا پڑے۔ پھر بھی نادانستہ طور پر اگر کسی بیوپاری پر دوبارہ ٹیکس لگ جاوے تو اُس کے بارے میں اکسائز اینڈ ٹیکسیشن کمشنر کو کیس پیش کر کے آخری حکم حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ جانچ پڑتال کے بعد کل ادا شدہ ٹیکس سے واجب الادا ٹیکس کو نکال کر کٹوتی کی صورت میں دیا جائے گا۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ سب کچھ محکمانہ غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ چالو اداروں میں ٹیکس لگاتے وقت حاضرہ سٹاک پر دوبارہ ٹیکس لگنے کا احتمال ہے کیونکہ اُن پر خرید کنندہ نے واجب الادا ٹیکس پہلے ہی ادا کر دیا ہوا ہے۔ دوسرا اُن کو مال کی فروختگی کے وقت بھی ٹیکس لگنے کا احتمال ہے۔ اس طرح دو دفعہ ٹیکس لگنے کا خطرہ ہے۔ گر سرکار اس بات کا پکا بندوبست کرے گی کہ بیوپاری حاضرہ سٹاک کا جس کی کٹوتی کی بیوپاری مانگ کرتا ہے پورا پورا حساب رکھے۔ لیکن درآمد شدہ مال پر کٹوتی کا سوال ہی پیدا نہیں۔ کیونکہ بوقت خرید کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا ہوا۔ متعلقہ افسر کٹوتی کی منظوری دینے سے پہلے اس بات کی تسلی کرے گا کہ بیوپاری ایک مرحلہ ٹیکس ادا کر چکا ہے۔ ان ہدایات پر بڑی احتیاط سے ادا شدہ ٹیکسوں کی رسیدوں کی چھان بین کر کے عمل کیا جاوے گا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(مینیجر)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

۱۳۵۲۲ ۔ مسمٰاۃ حلیم بی زوجہ غلام حسین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/48 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس طلائی زیورات ونقرئی ہیں۔ جن کی قیمت ایک ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اور حق مہر ۲۵۰ روپے سکہ عثمانیہ ہے۔ جو میرے شوہر کے ذمہ قرضہ تھا۔ جو ادا ہو چکے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ فقط الامتہ نشان انگوٹھا حلیم بی زوجہ غلام حسین گواہ شد غلام حسین خوہر موصیہ۔ گواہ شد نعیر محمد صاحب احمدی یادگیر 1/48۔

۱۳۰۰۳ ق ۔ ۲ ۔ مسمٰاۃ آمنہ بی بی زوجہ مرزا البشیر احمد صاحب قوم برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آڑہ ضلع گجرات حال قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3/52 ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۱) حق مہر مبلغ ۳۲ روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ (۲) زیورات مرکیاں طلائی وزنی بارہ تولہ قیمتی ۱۷۰ روپے (۳) نقرئی مرکیاں ۲ تولہ قیمتی ۲ روپیہ۔ اس کل جائداد کی مجموعی قیمت ۲۰۵ روپے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جب بھی میری جائداد میں کوئی اضافہ ہوگا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتی رہوں گی۔ بوقت میری وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو میری اس وصیت میں دخل اندازی کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ الامتہ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی زوجہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ گواہ شد مرزا البشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد خاکسار ملک محمد بشیر درویش کلرک بہشتی مقبرہ قادیان 3/52 ۲۔

۱۳۰۹۴ ق ۔ مسمی سمیع اللہ ولد مولانا عبدالرحیم صاحب قوم انصاری پیشہ کارکن سلسلہ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت 12/44 ۲۵ ساکن چبانگر ڈاکخانہ خاص ضلع لعبا گنگ پور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/52 ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت اپنی کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں البتہ میری جو موروثی جائداد بصورت مکان و زمین ہے میں اس سے اسوقت بے دخل کر دیا گیا ہوں۔ اور میرے رشتہ دار اس کوشش میں ہیں کہ وہ اسے آپس میں ہی تقسیم کر لیں۔ اگر کسی وقت مجھے اس جائداد سے حصہ ملا یا میں نے خود کوئی اپنی جائداد پیدا کی تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میں اس وقت مبلغ ۶۰ روپے صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہوں اس کے علاوہ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ میں اپنی ہر قسم کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اپنی آمد میں کمی بیشی کی اطلاع ہر وقت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان میں دیتا رہوں گا۔ میں نے یہ تحریر بقائمی ہوش و حواس لکھی ہے۔ العبد سمیع اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال مقام مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائینز سنگھ بھوم 3/52 ۱۔ گواہ شد بحروف انگریزی شیخ شعبان نائب صدر موسیٰ بنی مائینز گھاٹ سیلا ضلع سنگھ بھوم بہار 3/52 ۱ گواہ شد بحروف انگریزی عطاء الرحمن سکرٹری مال انجمن احمدیہ موسیٰ بنی مائینز ڈاکخانہ موسیٰ بنی مائینز براستہ گھاٹ سیلا ضلع سنگھ بھوم بہار 3/52 ۱۔

خوشی کا موقعہ ـــ اور ـــ درویش فنڈ

مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب کے فرزند سید محمد جعفر صادق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کی مسرت میں مرکز کو دس روپیہ مساجد فنڈ میں ادا کرنے کے علاوہ جناب الحاج صاحب اور اُن کی محترمہ اہلیہ صاحبہ نے مستقل طور پر درویش فنڈ میں مبلغ پانچ روپیہ ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اس نومولود بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔ دیگر احباب جماعت سے بھی توقع ہے کہ وہ ایسے خوشی کے مواقع پر مساجد فنڈ اور درویش فنڈ میں حصہ لیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

کیا آپ کو معلوم ہے؟

۱۹۵۱ء کی رپورٹ کے مطابق دنیا کی آبادی اس وقت ۲,۳۷۹,۴۶۳,۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

ہر روز دنیا میں اخبارات کی ۲۲۲,۷۷۴,۰۰۰ کاپیاں شائع ہوتی ہیں۔

۱۸۱,۸۴۹,۰۰۰ ریڈیو سیٹ پر لوگ پروگرام سنتے ہیں۔

اور ۲۴۲,۴۴۴,۹۰۰ سیٹوں کے سینما موجود ہیں۔

ہر براعظم کی الگ الگ تفصیل ذیل میں درج ہے:۔

افریقہ:۔ آبادی ۱۹۸,۲۹۳,۰۰۰ روزانہ اخبارات کی اشاعت ۱,۹۵۴,۰۰۰۔ ریڈیو سیٹ ۱,۳۱۵,۰۰۰ اور سینما کی سیٹیں ۸۱۵,۱۰۰۔

شمالی امریکہ:۔ آبادی ۱۰۷,۱۰۱,۰۰۰ روزانہ اخبارات کی اشاعت ۷,۲۲۰,۰۰۰ ریڈیو سیٹ ۴,۳۴۴,۰۰۰ سینما کی سیٹیں ۳,۰۵۶,۲۰۰۔

جنوبی امریکہ:۔ آبادی ۱۰۷,۱۰۱,۰۰۰، پریس ۷,۲۲۰,۰۰۰، ریڈیو سیٹ ۴,۳۴۴,۰۰۰، سینما کی سیٹیں ۳,۰۵۶,۲۰۰؛

ایشیا:۔ ۱,۲۶۰,۲۷۱,۰۰۰، روزانہ اخبارات کی اشاعت ۲۴,۱۴۶,۰۰۰، ریڈیو سیٹ ۱۱,۷۲۲,۰۰۰، سینما کی سیٹیں ۲,۸۶۳,۸۰۰۔

یورپ:۔ آبادی ۵۸۰,۵۷۲,۰۰۰۔ روزانہ اخبارات کی اشاعت ۱۲۷,۴۶۵,۰۰۰، ریڈیو سیٹ ۱۶۳,۲۳۵,۰۰۰، اور سینما کی سیٹیں ۱۹,۱۷۰,۲۵۰،

دیگر جزائر وغیرہ:۔ آبادی ۱۲,۴۳۰,۰۰۰ اخبارات کی روزانہ اشاعت ۳,۴۴۴,۰۰۰، ریڈیو سیٹ ۲,۴۶۳,۰۰۰، اور سینما کی سیٹیں ۱,۷۳۲,۰۰۰:

ٹیلی ویژن:۔ کا پروگرام چار ملکوں سے باقاعدگی کے ساتھ نشر ہوتا ہے۔ ان چار ملکوں کے نام یہ ہیں (۱) فرانس (۲) سوویٹ روس (۳) برطانیہ اور (۴) ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ جن ممالک میں ٹیلی ویژن کے اسٹیشن بن چکے ہیں یا بن رہے ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

ارجنٹینا۔ آسٹریلیا۔ برازیل، کناڈا، کیوبا، چیکوسلاویکیا، ڈنمارک، ہنگری۔ اٹلی میکسیکو۔ ہالینڈ۔ نیوزی لینڈ۔ سویڈن اور ویٹکن سٹی۔

لکھنؤ - ۲۳ رمئی - یو۔ پی پراونشل کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر ماتگو رائے شاستری نے ماتحت کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت دی ہے کہ یو پی میں کانگریس

منتخب خبریں

انتخابی عہدوں پر مامور ہیں ان کے سیاسی رویہ اور موجودہ سرگرمیوں کے متعلق تحقیقات کی جائے۔

انہوں نے بتایا کہ یو، پی کانگریس کو ناپسندیدہ عناصر سے پاک کرنے کے سلسلے میں یہ اقدام کیا جا رہا ہے بعد ازاں کانگریس میں ناپسندیدہ عناصر کے داخلہ کو روکنے کے لئے مخصوص اقدام کئے جائیں گے تاکہ آئندہ انتخابات کے دوران میں بدعنوانیاں نہ ہو سکیں اور کانگریس بدعنوان عناصر سے پاک و صاف رہے۔

فرقہ پرستوں نے کانگریس کے دستور کی لچک سے فائدہ اٹھا کر بڑے بڑے عہدے حاصل کر لئے اب کانگریس کو پاک کرنے کے لئے مہم شروع کی جا رہی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ایسی مہم شروع کی گئی تو کانگریس کے روزمرہ کے معاملات پر اس کا بہت اثر پڑے گا۔

کراچی - ۲۲ رمئی - مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے کل اپنی پریس کانفرنس میں (ابتدائی حصہ اس سے قبل شائع ہو چکا ہے) انکشاف کیا کہ خود ان کے اور وزیر اعظم ہند کے درمیان ملاقات کے بارے میں طے ہو گیا ہے کہ وہ کراچی میں ہوگی یہ کانفرنس لندن میں ہونے والی دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے بعد منعقد ہوگی۔ جس میں مسٹر نہرو اور محمد علی دونوں شریک ہو رہے ہیں۔

مسٹر محمد علی نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے مسٹر نہرو کے خط کے جواب کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ لیکن آپ نے اس کی تفصیل بتانے سے انکار کر دیا آپ نے کہا کہ یہ جواب جلد ہی وزیر اعظم ہند کے نام بھیجا جا رہا ہے۔

اپنے سات ہزار الفاظ پر مشتمل تیار شدہ بیان میں وزیر اعظم پاکستان نے ہند پاکستان کے تنازعات کا نپے تلے الفاظ میں ذکر کیا! در ہندوستان پر کسی قسم کی طعنہ زنی نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی امن کو جو خطرہ ہے اسے دور کرنے میں مدد دینے سے قبل ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ہندوستان اور پاکستان کے مابین تنازعات ختم کر دیں۔ جو اپنے اندر جنگ نفرت و حقارت اور خوف کے جراثیم لئے ہوئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے اس برصغیر میں رہنے والے کروڑوں باشندوں کا مستقبل خطرہ میں ہے مسٹر محمد علی نے اس بات پر یقین کا اظہار کیا کہ تمام بین الاقوامی تنازعات بھی اسی طرح پر امن طور پر حل ہو سکتے ہیں۔

کراچی - ۲۳ رمئی - وزیر خارجہ امریکہ مسٹر ڈلس نے آج وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔

عمان - ۲۳ رمئی - گزشتہ شب عرب لیجن کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر یہودیوں نے اردن کے چار سرحدی گاؤں پر حملہ کر دیا ہے۔ حملہ آوروں نے ایک مکان کو بالکل اڑا دیا جس کے نتیجہ میں ایک عورت اور ایک بچہ ہلاک ہو گئے۔

ایک دوسرے مکان کو معمولی نقصان پہنچا اعلان میں بتایا گیا کہ یہودیوں نے حملہ میں خود کار اسلحہ اور دستی بم استعمال کئے۔

کراچی - ۲۲ رمئی - باوثوق حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ۳ رجون سے لندن میں کامن ویلتھ کے وزراء اعظم کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی پاکستان اور کامن ویلتھ سے تعلقات کے سوال کو اٹھائیں گے پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ وہ ایک آزاد جمہوریہ بن جائے اور کامن ویلتھ میں اس کا درجہ ہندوستان کی طرح ہو۔

آج تک پریس کانفرنس میں مسٹر محمد علی سے جب اس خبر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسے محض قیاس آرائی سے تعبیر کیا۔ اور کہا کہ حکومت کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ ملک پر اپنا کوئی دستور ٹھونسے یہ معاملہ دستور ساز اسمبلی سے تعلق رکھتا ہے اور وہی دستور تیار کر سکتی ہے تاہم آپ نے اس بات کا انکشاف کیا کہ حکومت پاکستان فوری آئینی تبدیلیوں کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اور پاکستان آئین ساز اسمبلی کی آئندہ میٹنگ میں اس سلسلے میں رپورٹ پیش کی جائیگی لندن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پاکستان کے آزاد جمہوریہ بننے کی اطلاع سے برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں اظہار حیرت نہیں کیا جا رہا ہے خیال ہے کہ اس کامن ویلتھ کانفرنس کے بعد اس امر کا اعلان کر دیا جائے گا۔

کراچی - ۲۲ رمئی - آج سندھ کی نئی کابینہ نے حلف اٹھا لیا۔ نئی کابینہ میں پانچ وزیر اب تک لئے گئے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد سے سندھ کی یہ ساتویں وزارت ہے۔ آج سے سندھ میں دفعہ ۹۲ کا نفاذ ختم ہو گیا ہے۔

اس کابینہ میں پیرزادہ عبدالستار وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے وزراء کے نام یہ ہیں۔ قاضی عبدالمنان، مسٹر علی محمد راشدی۔ مسٹر غلام رسول، مسٹر علی مراد خان تالپور۔ قاضی محمد اکبر۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ کابینہ میں دو وزیر اور شامل کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک مہاجر ممبران میں چنا جائے گا۔ پانچ یا چھ نائب وزیر بھی مقرر کئے جائیں گے۔

قاہرہ - ۲۲ رمئی - انقلابی کمیٹی کے ممبر اور سرکاری افسروں کے درمیان مصر کے نئے تاریخی اقدام کے لئے مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے وزراء کی کونسل فوجی افسروں کے مشورہ سے عنقریب اپنے فیصلہ کا اعلان کرنے والی ہے۔

وزراء کی کونسل کے متوقع اعلان میں جمہوریت کے طرز کے تعین کے ساتھ صدر کو بھی نامزد کر دیا جائے گا جو وزیر اعظم کے فرائض بھی انجام دے گا جس شخص کو صدر منتخب کیا جائے گا۔ وہ آجکل امریکہ میں مقیم ہے۔ نائب وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف کے فرائض ایک اعلیٰ افسر کو سونپ دیئے جائیں گے جو حیثیت میں صدر کے دوسرے درجہ پر ہوگا۔ وزارت بحری۔ وزارت جنگ اور وزارت مواصلات کے عہدوں پر سینئر افسر مقرر کئے جائیں گے۔

کراچی - ۲۲ رمئی - آج وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اعلان کیا کہ یکم جون سے مرکز صوبوں اور ریاستوں میں گیہوں کی قیمت ۲؍ فی من کی کمی کر دی جائے گی۔ کراچی میں گیہوں کا آٹا ساڑھے پانچ آنے فی سیر فروخت ہوگا۔

کانپور - ۲۳ رمئی - وزیر زراعت یو۔ پی مسٹر چرن سنگھ نے یہاں ایک قرارداد میں کہا کہ حکومت یو۔ پی کی توجہ تنسیخ زمینداری کے بعد اراضی کے نئے نظام پر مرکوز ہے جس کے تحت کثیر التعداد لوگوں کو ذریعہ معاش مل جائے گا۔ اور کوئی طبقہ کاشتکاروں سے ناجائز فائدہ اٹھا سکیگا۔ مسٹر چرن سنگھ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستان زراعتی ملک ہے۔ اور عوام کی خوشحالی اور ملک کی ترقی کا مدار زراعت کی بہتری اور ترقی پر ہے زراعت ہی ملک کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ زراعت کو قوم کی ترقی اور ثقافتی زندگی میں بڑا دخل ہے۔ اگر ہندوستان میں جمہوریت کو ترقی کرنا اور پروان چڑھانا ہے تو زراعت کو جمہوری طریقوں سے وسیع کرنا چاہیئے۔ یہ تقریر لیکچرارں اور پنچایت افسروں کے اجتماع میں کی گئی۔